سلمان رحمان

ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹیمپنگ، وکالا سروس، انٹر نیشنل اینڈ ڈومیسٹک ایئر ٹکٹنگ

Hina Air Travel

Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services International & Domestic Air Ticketing.

Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com

Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 281 Saturday 28 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۲۸۱) ۲۸؍فروری ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات:۴)

افغانستان کا اسلام آباد پر فضائی حملہ، عاصم منیر کے صلاح کار کی موت

افغان وزارت دفاع نے دعویٰ کیا کہ فوجی آپریشنز کو کامیابی کے ساتھ انجام دیا گیا اور پاکستانی فوج کے اہم ٹھکانوں، مراکز وفوجی عمارتوں کو ہدف بنایا گیا، پاکستان کا کھلی جنگ کا اعلان، 55 پاکستانی جبکہ 133 افغانی فوجیوں کی ہلاکت کا دعویٰ

کابل/اسلام آباد (ایجنسی): افغانستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ دونوں ممالک ایک دوسرے پر حملہ آور ہیں اور اب تک کئی جانیں تلف ہو چکی ہیں۔ جمعہ کے روز افغانستان کی وزارت دفاع نے ایک بیان میں کہا کہ اس نے پاکستان کے فوجی ٹھکانوں پر ہوائی حملہ کر شدید نقصان پہنچایا ہے۔ وزارت کے مطابق یہ کارروائی پاکستان کی طرف سے کیے گئے حملوں کے جواب میں کی گئی ہے۔ صبح تقریباً 11 بجے افغان فضائیہ نے پاکستان کی راجدھانی اسلام آباد کے فیض آباد میں فوجی کیمپ کو ہدف بنایا۔ اس کے علاوہ نوشہرہ کے فوجی کینٹ، جمرود کی فوجی کالونی اور ایبٹ آباد میں بھی کئی ٹھکانوں پر حملے کیے گئے۔ اسلام آباد میں ہوئی ایئر اسٹرائیک میں پاکستانی فوجی چیف عاصم منیر کے صلاح کار عاشق کی موت بھی ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

افغان وزارت دفاع کا کہنا ہے کہ فوجی آپریشنز کو کامیابی کے ساتھ انجام دیا گیا اور پاکستانی فوج کے اہم ٹھکانوں، مراکز وفوجی عمارتوں کو ہدف بنایا گیا۔ وزارت نے یہ بھی کہا کہ یہ حملے پاکستان کے ذریعہ ایک رات قبل افغان شہروں کابل، قندھار اور پکتیکا میں کی گئی ہوائی دراندازی کے جواب میں کیے گئے ہیں۔ حالانکہ ان حملوں سے ہوئے نقصان یا ہلاکتوں کے بارے میں فی الحال کوئی آفیشیل جانکاری سامنے نہیں آئی ہے۔ افغانی حملہ کے بارے میں طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کا کہنا ہے کہ ''ہم نے جو حملے کیے ہیں، وہ صرف شروعات ہیں، ہم مزید بڑے شہروں پر حملے کریں گے۔''

پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ محمد آصف کا بھی بیان سامنے آیا ہے۔ انھوں نے جمعہ کی صبح کہا کہ اب پاکستان کا صبر ختم ہو گیا ہے اور افغانستان کے ساتھ کھلی جنگ جیسے حالات ہیں۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''پاکستان چاہتا ہے ناٹو کی فوج جانے کے بعد افغانستان میں امن ہو، اب امن خراب ہو۔'' اس بیان پر افغان حکومت کی جانب سے کوئی جواب سامنے نہیں آیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کچھ ماہ قبل قطر اور ترکیے میں دونوں ممالک کے درمیان جنگ بندی کی کوشش ہوئی تھی، لیکن اب پھر سے کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ افغانستان کا دعویٰ ہے کہ 55 پاکستانی فوجی مارے گئے اور کچھ کو قبضہ میں لے لیا گیا ہے۔ اس نے بتایا کہ اس کے 8 فوجی مارے گئے اور 11 زخمی ہوئے ہیں۔ پاکستان کے صلاح کار عطاء اللہ طرار کا کہنا ہے کہ صرف 2 دہشت گردی مارے گئے اور 3 زخمی ہوئے ہیں۔ افغانی حملوں کے جواب میں پاکستان نے افغانستان کے خلاف 'آپریشن غضب للحق' شروع کیا ہے۔ پاکستان نے جمعے کے اوائل میں کابل اور دو دیگر افغان صوبوں میں فضائی حملے کیے، افغانستان کے حکومتی ترجمان نے کہا، افغانستان کی جانب سے پاکستان پر سرحد پار سے حملے کے چند گھنٹے بعد پڑوسی ممالک کے درمیان تشدد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے بعد قطر کی ثالثی میں ہونے والی جنگ بندی اب متزلزل دکھائی دے رہی ہے۔ کابل میں کم از کم تین دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں، لیکن افغان دارالحکومت میں ہونے والے حملوں کے صحیح مقام یا کسی ممکنہ جانی نقصان کے بارے میں فوری طور پر کوئی اطلاع نہیں ملی۔ حکومتی ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ پاکستان نے قندھار کے جنوب میں اور جنوب مشرقی صوبے پکتیا میں بھی فضائی حملے کیے ہیں۔

دو سینیئر پاکستانی سکیورٹی اہلکاروں نے دی ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ پاکستان کی فوج نے کابل، قندھار اور پکتیا صوبوں میں افغان فوجی تنصیبات کو نشانہ بناتے ہوئے فضائی حملے کیے، جس میں مبینہ طور پر دو بریگیڈ اڈے تباہ ہوئے۔ پاکستان کے وزیر دفاع نے کہا کہ ان کے ملک کا "صبر" ختم ہو گیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب افغانستان کے ساتھ "کھلی جنگ" ہے۔

جمعہ کو ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے کہا کہ پاکستان نے نیٹو افواج کے انخلا کے بعد افغانستان میں امن کی امید کی تھی اور توقع تھی کہ طالبان افغان عوام کی فلاح و بہبود اور علاقائی استحکام پر توجہ دیں گے۔ انھوں نے الزام لگایا کہ، اس کے بجائے طالبان نے افغانستان کو "ہندوستان کی کالونی" میں تبدیل کر دیا، دنیا بھر سے عسکریت پسندوں کو اکٹھا کیا اور "دہشت گردی برآمد کرنا" شروع کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اب یہ ہمارے درمیان کھلی جنگ ہے۔ آصف کے تبصرے پر افغان حکومتی عہدیداروں کی جانب سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ افغانستان کی وزارت قومی دفاع نے دعویٰ کیا کہ جمعرات کو ڈیورنڈ لائن پر کی گئی جوابی کارروائیوں میں 55 پاکستانی فوجی ہلاک ہو گئے۔

دونوں ممالک کے درمیان 2,611 کلومیٹر (622,1 میل) سرحد کو ڈیورنڈ لائن کے نام سے جانا جاتا ہے، افغانستان نے کبھی بھی سرکاری طور پر اسے تسلیم نہیں کیا ہے۔ ایک پریس ریلیز میں، وزارت نے کہا کہ یہ کارروائی 9 رمضان یعنی 26 فروری کو شام 8:00 بجے شروع کی گئی۔ افغانستان نے اس کارروائی کو کچھ دن پہلے پاکستانی فوجی فورسز کی جانب سے افغان سرزمین کی خلاف ورزی کا جواب قرار دیا۔ بیان میں کہا گیا کہ ''کچھ دن پہلے پاکستانی فوجی حلقوں نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ افغان سرزمین کی خلاف ورزی کی، ہماری سرحدوں کی خلاف ورزی کی اور یہاں خواتین اور بچوں کو شہید کیا۔''

وزارت نے کہا کہ افغان فورسز نے پکتیکا، پکتیا، خوست، ننگرہار، کنڑ اور نورستان کے صوبوں کے قریب ڈیورنڈ لائن کے ساتھ مشرقی اور جنوب مشرقی سمتوں میں پاکستانی فوجی چوکیوں کو نشانہ بنایا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ "ڈیورنڈ لائن کے ساتھ ان جوابی کارروائیوں میں، کل 55 پاکستانی فوجی مارے گئے، دو اڈوں اور 19 پوسٹوں پر قبضہ کر لیا گیا۔" اس میں مزید کہا گیا ہے کہ چار گھنٹے تک جاری رہنے والے آپریشن کے نتیجے میں دو پاکستانی فوجی اڈے اور 19 چوکیاں تباہ ہو گئیں، جب کہ فوجی چار دیگر چوکیوں سے فرار ہو گئے۔ وزارت نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ دشمن کا ایک ٹینک تباہ کر دیا گیا اور ایک بڑی فوجی ٹرانسپورٹ گاڑی کو قبضے میں لے لیا گیا۔ افغانستان نے کہا، "ان کارروائیوں کے دوران، درجنوں ہلکے اور بھاری ہتھیار، گولہ بارود اور فوجی سامان افغان فورسز نے قبضے میں لے لیا۔"

بیان میں مزید کہا گیا کہ آپریشن کے دوران آٹھ افغان جنگجو ہلاک اور 11 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ اس میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ ننگرہار میں پناہ گزین کیمپ پر میزائل حملے میں 13 شہری زخمی ہوئے ہیں۔

اوقات سحر وافطار

10؍رمضان المبارک 1447ھ

ہفتہ، 28؍فروری 2026

لکھنؤ	
وقت افطار	ختم سحر
6:08	5:07
شاہجہانپور	
6:14	5:15

فقہ جعفریہ کیلئے ختم سحر ۸ منٹ قبل اور افطار میں ۱۱ منٹ کی تاخیر

کولکاتا میں زلزلے کے جھٹکے

کولکاتا (ایجنسی): کولکاتا میں جمعرات کو زلزلے کے تیز جھٹکے محسوس کیے گئے، جس کے بعد شہر کے مختلف علاقوں میں لوگوں میں بے چینی پھیل گئی۔ ریکٹر اسکیل پر زلزلے کی شدت 5.5 ریکارڈ کی گئی ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق زلزلے کا مرکز بنگلہ دیش میں تھا، تاہم اس کے اثرات کولکاتا اور اطراف کے علاقوں میں بھی محسوس کیے گئے۔ جھٹکے چند سیکنڈ تک جاری رہے لیکن اس دوران عمارتوں کے ہلنے اور فرنیچر کے لرزنے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ احتیاطی طور پر شہری بڑی تعداد میں اپنے گھروں اور دفاتر سے باہر نکل آئے۔ متعدد دفتروں میں ملازمین نے عمارتیں خالی کر کے کھلے مقامات پر پناہ لی۔ تاحال کسی بڑے جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، زلزلہ کا مرکز زمین سے 10 کلومیٹر گہرائی میں تھا اور یہ کولکاتا سے 100 کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔

کیجریوال اور سسودیا کی بریت پر اپوزیشن کا بی جے پی پر شدید حملہ، عدالتی فیصلے کا خیر مقدم

نئی دہلی (ایجنسی): دہلی کے مبینہ شراب گھوٹالہ معاملے میں راؤز ایونیو عدالت کی جانب سے عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال اور پارٹی رہنما منیش سسودیا کو بری کیے جانے کے بعد سیاسی ماحول گرم ہو گیا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں نے عدالت کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی پر سخت تنقید کی ہے۔ سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے فیصلے کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ آج سچ اور انصاف دونوں کیجریوال کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں الزام لگایا کہ بی جے پی نے دہلی کے عوام کے اعتماد کے ساتھ کھیل کھیلا ہے۔ ان کے مطابق کوئی بھی الزام اتنا بڑا نہیں ہو سکتا کہ وہ سچ کو چھپا سکے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہر ایماندار شخص سکون کی سانس لے رہا ہے۔ پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کی صدر محبوبہ مفتی نے بھی فیصلے پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ اس سے جانچ ایجنسیوں کے من مانے رویے کی عکاسی ہوتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب تحقیقاتی اداروں کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو سب سے زیادہ نقصان انصاف کو پہنچتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت نے پہلی نظر میں کوئی مضبوط معاملہ نہ ہونے کی بات کہی اور ٹھوس شواہد کی کمی کا ذکر کیا، اس کے باوجود برسوں قید میں رکھا گیا۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے بھی اپنے بیان میں کہا کہ مرکزی حکومت کو قلیل مدتی سیاسی فائدے کے لیے جانچ ایجنسیوں کی ساکھ کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیے۔ انہوں نے کیجریوال اور سسودیا کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ سچائی آخرکار سامنے آتی ہے۔ کانگریس رہنما پون کھیڑا نے سوال اٹھایا کہ کیا مختلف ریاستی انتخابات کے دوران ہی اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف کارروائیاں محض اتفاق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب عوام کے سامنے ہے اور سیاسی مقاصد کے لیے اداروں کے استعمال پر سنجیدہ سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔ ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ساکیت گوکھلے نے الزام لگایا کہ اپوزیشن کو بدنام کرنے کے لیے من گھڑت مقدمات قائم کیے گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ مرکزی جانچ بیورو اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا۔ راشٹریہ جنتا دل کے رہنما تیجسوی یادو نے بھی کہا کہ اپوزیشن کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کیے جا رہے ہیں اور انتخابی فائدے کے لیے اداروں کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ ان کے مطابق عدالت کی کارروائیوں نے کئی الزامات کی بنیاد کو کمزور کر دیا ہے۔

'بی جے پی ایک اِچھادھاری ناگ ہے، کانگریس کو شکست دینے کے لیے کسی بھی حد تک گر سکتی ہے'

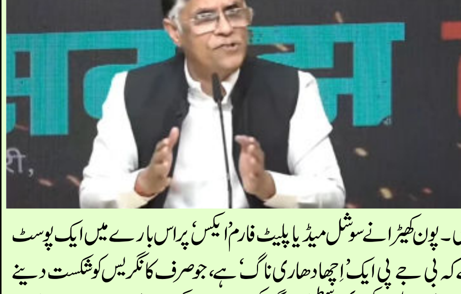

نئی دہلی (ایجنسی): کانگریس کے میڈیا ڈپارٹمنٹ چیف پون کھیڑا نے بی جے پی کو ایک بار پھر ہدف تنقید بنایا ہے۔ انھوں نے آبکاری پالیسی سے متعلق مبینہ گھوٹالہ معاملہ میں سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال اور کئی دیگر کو بری کیے جانے کے بعد جمعہ کے روز دعویٰ کیا کہ گجرات و پنجاب کے اسمبلی انتخابات کے مدنظر عآپ میں بی جے پی کے 'سہولت آمیز ساتھیوں' کے خلاف کارروائی ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ پون کھیڑا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس بارے میں ایک پوسٹ جاری کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ بی جے پی ایک 'اِچھادھاری ناگ' ہے، جو صرف کانگریس کو شکست دینے کے لیے اپنی شکل بدلتی رہتی ہے، اور اس کے لیے وہ کسی بھی سطح تک گر سکتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''بی جے پی کا ایک ہی جنوبی ہدف ہے: کانگریس کو شکست دینا اور کانگریس سے پاک ہندوستان بنانا۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے وہ کسی بھی سطح تک گر سکتی ہے۔'' اس پوسٹ میں پون کھیڑا نے کہا ہے کہ 12 سالوں تک بی جے پی نے ترنمول کانگریس کے خلاف زہر افشانی کی۔ اور اب؟ نریندر مودی خود اس کی تعریف کر رہے ہیں، وہ بھی عزت کرتے ہوئے نہیں، بلکہ کانگریس پر حملہ کرنے کے لیے۔ وہ آگے لکھتے ہیں کہ ''انتخابات آ رہے ہیں، اس لیے اسکرپٹ بھی بالکل امید کے مطابق ہے۔ کانگریس لیڈران کے خلاف معاملوں میں اچانک تیزی آئے گی۔'' انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''پی چدمبرم جی کو پھر سے سرخیوں میں گھسیٹا جا رہا ہے، کیونکہ تمل ناڈو میں انتخابات ہونے والے ہیں۔ دوسری طرف ان کے عآپ میں 'سہولت آمیز ساتھیوں' اور دیگر لوگوں کے خلاف چل رہی کارروائیاں گجرات و پنجاب انتخابات کے مدنظر چپ چاپ ٹھنڈی پڑ جائیں گی۔'' بی جے پی پر حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا ہے کہ ''بی جے پی کا اصلی کھیل یہی ہے، یعنی بدلہ کو حکومت بنانا اور جانچ ایجنسیوں کو انتخابی اوزار کی طرح استعمال کرنا۔'' پون کھیڑا کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب دہلی کی ایک عدالت نے مبینہ آبکاری پالیسی گھوٹالہ سے منسلک بدعنوانی کے معاملہ میں سی بی آئی کے ذریعہ داخل فرد جرم کا نوٹس لینے سے انکار کر دیا۔

اروند کیجریوال اور منیش سسودیا شراب گھوٹالہ کیس میں بری

نئی دہلی (ایجنسی): دہلی کی ایک عدالت نے جمعہ کو مبینہ ایکسائز پالیسی اسکام سے جڑے بدعنوانی کے معاملے میں سی بی آئی کی چارج شیٹ کا نوٹس لینے سے انکار کر دیا۔ خصوصی جج جتیندر سنگھ نے دہلی کے سابق وزیر اعلی اروند کیجریوال، سابق نائب وزیر اعلی منیش سیسوڈیا اور دیگر 21 دیگر کو کیس میں بری کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ چارج شیٹ میں کئی کوتاہیاں ہیں جو ثبوتوں سے ثابت نہیں ہیں۔ دہلی راؤس ایونیو کورٹ نے دہلی ایکسائز پالیسی کیس میں جانچ کر رہے سی بی آئی کے تفتیشی افسر کے خلاف محکمانہ انکوائری کی سفارش کی۔ دوسری جانب سی بی آئی دہلی ایکسائز پالیسی کیس میں عام آدمی پارٹی لیڈر اروند کیجریوال اور منیش سسودیا کو بری کرنے والے راؤس ایونیو کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کرے گی۔

دہلی ایکسائز پالیسی کیس میں راؤس ایونیو کورٹ میں پیش ہونے کے بعد میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کیجریوال جذباتی ہو گئے۔ انھوں نے کہا، "آج عدالت نے اس معاملے میں تمام ملزمان کو بری کر دیا ہے۔ ہم نے ہمیشہ کہا کہ سچائی کی فتح ہوتی ہے۔ ہمیں ہندوستانی قانونی نظام پر پورا بھروسہ ہے۔ امت شاہ اور مودی جی نے مل کر عآپ کو ختم کرنے کی سب سے بڑی سیاسی سازش رچی اور پارٹی کے پانچ بڑے لیڈروں کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ کو گھر سے گھسیٹ کر جیل میں ڈال دیا گیا۔ کیجریوال بدعنوان نہیں ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں صرف ایمانداری کمائی ہے۔ آج عدالت نے کہا ہے کہ کیجریوال، منیش سسودیا اور عآپ ایماندار ہیں۔

اروند کیجریوال کی اہلیہ سنیتا کیجریوال نے کہا کہ، "میں آج بھگوان کا شکر ادا کرنا چاہوں گی۔ اروند جی نے اپنی زندگی ایمانداری کے ساتھ گزاری ہے۔ لیکن ان لوگوں (بی جے پی) نے اروند جی اور ان کے ساتھیوں کو جیل بھیج دیا۔ مجھے یقین تھا کہ سچ کی جیت ہوگی۔ میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جو ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔" راؤس ایونیو کورٹ میں سماعت کے دوران جج نے سی بی آئی کی جانب سے 'ساؤتھ گروپ' جیسی اصطلاحات کے استعمال پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا، "مجھے اس بات پر بھی تشویش تھی کہ 'ساؤتھ گروپ' جیسی اصطلاحات استعمال کی گئیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ اگر سی بی آئی نے یہی چارج شیٹ چنئی میں داخل کی ہوتی تو کیا وہ 'ساؤتھ گروپ' کا استعمال کرتے؟ عدالت نے سوال کیا۔۔ یہ اصطلاح کس نے تیار کی؟" سی بی آئی نے جواب دیا کہ کئی ملزمین کے لیے یہ ایک عام اصطلاح ہے۔ جج نے ریمارکس دیے کہ امریکہ میں ایک کیس اس لیے خارج کر دیا گیا کیونکہ یہ اصطلاح ڈومینیکن گروپ کے لیے استعمال کی گئی تھی۔ جج نے کہا، "مجھے یقین ہے کہ 'ساؤتھ گروپ' کی اصطلاح استعمال نہیں کی جانی چاہیے تھی۔"

منموہن سنگھ کے اصلاحات ہندوستان کو 30 سالہ معاشی ترقی کی راہ پر لے گئے: سابق جرمن چانسلر

نئی دہلی (ایجنسی): جرمنی کی سابق چانسلر انجیلا مرکیل نے ایک اہم پروگرام کے دوران ہندوستان کے سابق وزیر اعظم آنجہانی منموہن سنگھ کی جانب سے شروع کیے گئے اقتصادی اصلاحات کی بھرپور انداز میں تعریف کی اور کہا کہ ان اصلاحات نے ہندوستان کو 30 برس کے معاشی ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں مدد دی۔ ہندوستان کی ترقی کی ستائش کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک میں معاشی ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے۔ دہلی میں 26 فروری کو منعقد پہلے ڈاکٹر منموہن سنگھ میموریل لیکچر کے دوران اپنے خطاب میں انجیلا مرکیل نے کہا کہ دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہونے کے باوجود ہندوستان نے گزشتہ چند برسوں میں 5 فیصد سے زیادہ کی شرح نمو درج کی ہے۔ منموہن سنگھ کے دورِ وزارت خزانہ کو یاد کرتے ہوئے مرکیل نے کہا کہ 1991 سے 1996 تک وزیر خزانہ کے طور پر، جب ہندوستان شدید معاشی بحران کا سامنا کر رہا تھا، منموہن سنگھ نے جرأت مندانہ اصلاحات کا آغاز کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ منموہن سنگھ نے غیر ملکی زرمبادلہ کو آسان بنایا، لال فیتہ شاہی کا خاتمہ کیا اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے ہندوستانی منڈی کھول دی۔ منموہن سنگھ کے دور میں کی گئی کوششوں کی ستائش کرتے ہوئے جرمنی کی سابق چانسلر نے کہا کہ ''ان اقدامات سے معیشت کو مستحکم کرنے میں مدد ملی۔ انہی اصلاحات کی بدولت ہندوستان کے لیے تقریباً 30 سالہ معاشی ترقی کو دیکھنا ممکن ہو سکا۔'' انجیلا مرکیل نے یہ بھی یاد کیا کہ کیوٹو پروٹوکول کے بعد جب ہندوستان نے بائنڈنگ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کو قبول نہیں کیا تو انہوں نے اپنی مایوسی ظاہر کی تھی۔ اس پر منموہن سنگھ نے کہا تھا کہ ''ہندوستانی پارلیمنٹ کبھی بھی بائنڈنگ کاربن ڈائی آکسائیڈ میں کمی کو قبول نہیں کرے گی۔'' انہوں نے سابق وزیر اعظم کی متاثر کن زندگی کو بھی یاد کیا، ان کی سادہ شروعات سے لے کر ملک کی قیادت تک۔ اس کے ساتھ ہی مرکیل نے حالیہ دنوں میں ہندوستان اور یوروپی یونین کے درمیان ہونے والے فری ٹریڈ ایگریمنٹ کی بھی تعریف کی اور یاد دلایا کہ اس معاہدے میں ان کا بھی کچھ کردار رہا ہے۔

اظہارِ رائے کی آزادی کا احترام، مگر ہم آہنگی کو فروغ دینے والی فلموں کی ضرورت: پرینکا

نئی دہلی (ایجنسی): کانگریس کی جنرل سکریٹری اور وائناڈ کی رکن پارلیمان پرینکا گاندھی نے کہا ہے کہ اظہارِ رائے کی آزادی ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور اس کا مکمل احترام ہونا چاہیے، تاہم ایسے ماحول میں جہاں بیان بازی، غصہ اور نفرت میں اضافہ محسوس کیا جا رہا ہو، تخلیقی کاموں کو سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کو فروغ دینا چاہیے۔ وہ کیرالہ ہائی کورٹ کی جانب سے فلم 'دی کیرالہ اسٹوری 2 گوز بیونڈ' کی ریلیز پر عارضی پابندی سے متعلق سوالات کا جواب دے رہی تھیں۔ خیال رہے کہ عدالت کی سنگل جج بنچ نے ابتدائی مشاہدے میں کہا کہ سنٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن کی جانب سے قانونی تقاضوں پر مناسب طور پر عمل درآمد نہ ہونے کا بادی النظر میں تاثر ملتا ہے، جس کے بعد فلم کی نمائش پر 15 دن کے لیے روک لگا دی گئی۔ بعد ازاں فلم کے پروڈیوسر نے اس فیصلے کو ڈویژن بنچ میں چیلنج کر دیا۔ اپنے تین روزہ دورۂ کیرالہ کے دوران میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا، ''سب سے پہلے میں یہ سمجھتی ہوں کہ لوگوں کو اظہارِ رائے کی آزادی ہونی چاہیے۔ اسی کے ساتھ ایسے ماحول میں جو تیزی سے سخت بیانات اور نفرت سے بھر رہا ہو، بہتر ہے کہ تخلیقی انداز میں ایسی چیزیں بنائی جائیں جو خوشی، امن، محبت اور عوام کی فلاح کو آگے بڑھائیں۔''

انہوں نے کہا کہ وہ کیرالہ کے عوام کی معترف ہیں اور وائناڈ میں مختلف برادریوں کے درمیان ہم آہنگی کو قریب سے دیکھ چکی ہیں۔ ان کے مطابق کیرالہ کے لوگ مذہب یا ذات پات کی تفریق کے بغیر ایک دوسرے کے تہوار مناتے ہیں اور مشکل وقت میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ پرینکا گاندھی نے چورا لملا اور منڈکائی کے لینڈ سلائیڈ سانحے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس المیے نے کیرالہ کی اصل روح کو ظاہر کیا، جہاں مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد نے متحد ہو کر متاثرین کی مدد کی۔ انہوں نے کہا کہ یہی جذبہ ہندوستان کی اصل پہچان ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ایسے مثبت واقعات کو زیادہ نمایاں کیوں نہ کیا جائے۔ ان کے مطابق فن اور کہانی سنانے کا عمل معاشرے کو جوڑنے کا ذریعہ بن سکتا ہے، اس لیے ایسی تخلیقات کی ضرورت ہے جو تعلقات کو مضبوط کریں اور پورے ملک کو اتحاد اور باہمی احترام کا پیغام دیں۔

زکوٰۃ مکمل تحقیق کے بعد ہی دی جائے

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے۔اللہ تعالیٰ نے جس طرح مسلمانوں پر نماز فرض کی ہے اسی طرح اس نے زکوٰۃ فرض کی ہے۔جس طرح نماز کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے اسی طرح زکوٰۃ کا منکر بھی مسلمان نہیں۔بعض مفسرین نے نماز سے اللہ کے حقوق اور زکوٰۃ سے بندوں کے حقوق مراد لیے ہیں۔بعض کے نزدیک نماز بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔زکوٰۃ چونکہ مال پر ہے اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ زکوٰۃ کا تعلق اسلامی معاشیات سے ہے۔اللہ نے زکوٰۃ اس لیے فرض کی تھی کہ مسلمانوں میں غربت نہ رہے۔مگر برصغیر کے مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ سینکڑوں برس سے زکوٰۃ نکالنے اور دینے کے باوجود ہر سال غربت میں اضافہ ہو رہا ہے۔زکوٰۃ کے تعلق سے احادیث میں بہت سی ہدایات دی گئی ہیں ان میں سے ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔''اللہ نے ان کے اموال میں زکاہ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں پر خرچ کی جائے گی۔''(متفق علیہ)

عبدالغفار صدیقی

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے۔اللہ تعالیٰ نے جس طرح مسلمانوں پر نماز فرض کی ہے اسی طرح اس نے زکوٰۃ فرض کی ہے۔جس طرح نماز کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے اسی طرح زکوٰۃ کا منکر بھی مسلمان نہیں۔بعض مفسرین نے نماز سے اللہ کے حقوق اور زکوٰۃ سے بندوں کے حقوق مراد لیے ہیں۔بعض کے نزدیک نماز بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔زکوٰۃ چونکہ مال پر ہے اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ زکوٰۃ کا تعلق اسلامی معاشیات سے ہے۔اللہ نے زکوٰۃ اس لیے فرض کی تھی کہ مسلمانوں میں غربت نہ رہے۔مگر برصغیر کے مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ سینکڑوں برس سے زکوٰۃ نکالنے اور دینے کے باوجود ہر سال غربت میں اضافہ ہورہا ہے۔زکوٰۃ کے تعلق سے احادیث میں بہت سی ہدایات دی گئی ہیں ان میں سے ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔''اللہ نے ان کے اموال میں زکاہ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں پر خرچ کی جائے گی۔''(متفق علیہ) درج بالا ہدایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو اس وقت فرمائی تھی جب انھیں آپ یمن کا گورنر بنا کر رخصت کررہے تھے۔

جہاں تک مصارف زکوٰۃ اور مستحقین کا تعلق ہے وہ قرآن مجید میں صاف صاف بیان کردیے گئے ہیں۔سورہ توبہ کی آیت 60 میں ارشاد باری ہے۔''یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں اور اُن لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں، اور اُن کے لیے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور راہ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔''

اس آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مستحقین ہیں (1) فقیر (2) مسکین (3) محصلین زکوٰۃ (4) جن کی تالیف قلب مقصود ہو (5) قیدی (6) مقروض (7) اللہ کی راہ میں (8) اور مسافر

مسلمانوں کو نماز با جماعت کی طرح زکوٰۃ با جماعت ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم جمع کے صیغے میں دیا گیا ہے۔دوسری دلیل یہ ہے کہ مصارف زکوٰۃ میں ایک مد'' والعاملین علیہا''(زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور لوگ) ہے۔جس کا مطلب ہے جو لوگ زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور ہوں گے ان کے مشاہرے زکوٰۃ سے ادا کیے جائیں گے۔ظاہر ہے محصلین تبھی متعین ہوں گے جب زکوٰۃ کا اجتماعی نظم ہوگا۔اگر انفرادی طور پر زکوٰۃ ادا کیے جانے کا حکم ہوتا تو محصلین کی ضرورت ہی کیا تھی۔تیسری دلیل یہ ہے کہ خلافت راشدہ میں زکوٰۃ کے عامل مقرر تھے جو لوگوں سے زکوٰۃ،عشر وغیرہ اکٹھا کرکے سرکاری خزانہ میں جمع کرتے اور وہاں سے مستحقین کی مدد کی جاتی تھی۔

حیرت ہے کہ دارالعلوم دیوبند سے جب زکوٰۃ کے اجتماعی نظم قائم کرنے کی اجازت چاہی تو انھوں نے منع کردیا۔فتویٰ:811=706/ل ملاحظہ فرمائیں جو دارالعلوم کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

''زکوٰۃ کی رقم جمع کرنا اور اس کو مستحق زکوٰۃ تک پہنچانا بہت مشکل اور دشوار امر ہے،اس لیے میرے خیال میں آپ اس طرح کا اجتماعی نظام قائم نہ کریں۔زکوٰۃ دہندگان کی اپنی خود ذمہ داری ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم مستحقین زکوٰۃ تک پہنچائیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب اموال کثیر ہوگئے اور ارباب اموال کے تلاش میں دشواری پیش آنے کا انھیں علم ہوا تو باجماع صحابہ اس بات میں مصلحت سمجھی کہ ادائیگی زکوٰۃ کو ارباب اموال کے حوالہ کردیا جائے اور وہ خود مصارف زکوٰۃ تلاش کرکے ان کو زکوٰۃ ادا کریں: لكن لما كثرت الأموال في زمن عثمان رضی اللہ عنہ وعلم أن في تتبعها ضررًا بأصحابها رأى المصلحة في تفويض الأداء إليهم بإجماع الصحابة (شامی: ۳/۱۷۶، ط زکریا دیوبند) واللہ تعالیٰ اعلم، دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند''

جب کہ دارالعلوم ندوہ العلماء کی ویب سائٹ پر اجتماعی نظم زکوٰۃ کے ضمن میں درج ذیل دلائل دیے گئے ہیں۔

''اسلام اجتماعیت کو پسند کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں ہے: خذ من اموالھم صدقة تطھرھم وتزکیھم بھا (توبہ 103)''آپ ان کے مال میں سے صدقہ قبول کیجیے، تاکہ آپ اس کے ذریعہ انہیں پاک وصاف کردیں اور انہیں دعا دیجیے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آپ ان سے زکوٰۃ وصول کریں، مسلمانوں کو انفراداً زکوٰۃ دینے کا حکم نہیں دیا گیا۔اسی طرح 'اقیموا الصلوة واتوا الزکوة' (سورہ بقرۃ: 43) کے الفاظ سے بھی اجتماعیت کا اشارہ ملتا ہے۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے: امرت ان آخذ الصدقة من اغنیائکم واردھا فی فقرائکم۔(متفق علیہ)'' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے مالداروں سے زکوٰۃ وصول کروں اور تمہارے غریبوں پر خرچ کردوں''رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی اجتماعیت کی تصدیق کرتا ہے۔خود حضور ﷺ، خلفائے راشدین کا بھی اسی پر عمل تھا، اسلامی کارندے زکوٰۃ جمع کرتے تھے اور مرکز کی طرف سے اس کو مستحقین میں تقسیم کیا جاتا تھا۔جہاں جہاں زکوٰۃ جمع کرنے کا نظم نہیں ہے اور بیت المال نہیں قائم ہیں، وہاں کے مسلمان انفرادی طور پر اپنی زکوٰۃ نکال کر شرعی مصارف میں خرچ کرسکتے ہیں۔''

ان دونوں فتاویٰ میں نمایاں فرق ہے۔دارالعلوم دیوبند کی تحریر میں اجتماعی نظم زکوٰۃ کے مقابلہ انفرادی زکوٰۃ دینے کو ترجیح دی گئی ہے اور دلیل میں حضرت عثمانؓ کا عمل نقل کیا گیا ہے۔ندوہ العلماء لکھنؤ کی تحریر میں اجتماعی نظم زکوٰۃ کے دلائل قرآن واحادیث اور آثار صحابہؓ سے دیے گئے ہیں۔قارئین خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ کون سا موقف زیادہ قرین شریعت ہے۔

زکوٰۃ اس مال پر فرض ہوتی ہے جو ایک سال تک آپ کے پاس رہا ہو۔کوئی مال اگر ماہ محرم میں آیا ہے تو اس پر اگلے سال محرم کے مہینے میں ہی زکوٰۃ فرض ہوگی۔مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہر شخص رمضان میں زکوٰۃ نکال رہا ہے۔یہ دراصل اہالیان مدارس نے اپنی سہولت کے لیے کیا ہے۔

میرا احساس ہے کہ برصغیر میں زکوٰۃ کے معاملے میں بیشتر علماء خاص طور پر دیوبندی اور بریلوی نقطہ نظر کے حامل علماء اسلام کی صحیح تعلیمات کو چھپارہے ہیں اور اجتماعی نظم زکوٰۃ کے قیام سے ان کو خاص قسم کے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔اس خطہ میں اکثر علماء کی جملہ معاشیات زکوٰۃ پر ہی منحصر ہیں اسی لیے اگر سماج میں اجتماعی نظام زکوٰۃ قائم کرنے کی کوئی ادنیٰ کوشش بھی کی جاتی ہے تو ان علماء کی جانب سے اس کی مخالفت شروع ہوجاتی ہے۔ان علماء نے اپنی مطلب برآری کے لیے اپنی جانب سے بہت سی شرائط دین میں داخل کردی ہیں۔مصارف زکوٰۃ کے تعلق سے بیشتر حنفی علماء اپنی تقریروں میں صرف مدرسہ کا ذکر کرتے ہیں، قرآن میں بیان کردہ مدات زکوٰۃ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کا تذکرہ نہیں کرتے۔ان کے بیانات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ صرف مدرسہ میں ہی خرچ کی جاسکتی ہے اور وہ بھی ان مدرسوں میں جہاں بیرونی بچے زیر تعلیم ہوں۔

جب ایک مسلمان اپنے بچے کو عصری تعلیم کے لیے سرکاری یا پرائیویٹ اسکولوں میں بھیجتا ہے تو اس کی فیس کے ساتھ ساتھ دیگر تعلیمی ضروریات بھی فراہم کرتا ہے، پھر وہ اپنے بچے کو حافظ اور عالم بنانے پر پیسہ خرچ کیوں نہیں کرتا؟ کیوں مدارس نے اپنے یہاں فیس کا نظام قائم نہیں کیا، اس کے پیچھے یہ وجہ تو نہیں کہ فیس لیں گے تو چندہ نہیں ملے گا؟ فیس کا نظام نہ ہونے کی وجہ سے انتہائی غریب بچے مدارس کا رخ کرتے ہیں، فیس نہ دینے کی وجہ سے والدین بھی کوئی توجہ نہیں دیتے اس لیے کہ ان کی جیب سے کچھ خرچ نہیں ہوتا؟ فیس نہ ہونے کی وجہ سے خوش حال گھرانوں کے بچے اپنی عزت نفس کی خاطر مدارس کا رخ نہیں کرتے۔اگر مدارس میں فیس کا نظم قائم کردیا جائے تو دینی تعلیم کی اہمیت اور قدر میں اضافہ ہوجائے گا۔کسی بھی قوم میں سو فیصد مستحق زکوٰۃ نہیں ہوتے، جب والدین اپنے بچے کی شادی اور مکان پر لاکھوں روپے خرچ کرسکتے ہیں تو تعلیم پر چند ہزار کیوں نہیں خرچ کرسکتے؟ ہر مدرسہ میں فیس کا نظام قائم کیا جائے اور نادار طلبہ کے لیے میرٹ کی بنیاد پر تعلیمی وظائف دیے جائیں۔اس سے دینی تعلیم کی قدرومنزلت میں اضافہ ہوگا۔مدرسہ کے موجودہ نظام میں مستفیدین کی اکثریت انتہائی پسماندہ طبقہ سے تعلق رکھتی ہے، آگے چل کر یہی افراد ہماری مذہبی قیادت فرماتے ہیں۔اب آپ خود ہی اندازہ لگالیجیے کہ اس طبقہ کی قیادت میں ملت کا کارواں کہاں پہنچے گا؟

برصغیر ہند وپاک میں بڑے پیمانے پر زکوٰۃ گھوٹالہ ہوتا ہے، اگر اس کی جانچ کی جائے تو اچھے اچھے جبہ و دستار والے بے نقاب ہوجائیں۔زکوٰۃ وصول کرنے والوں میں سے ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کا مدرسہ صرف رسید بک اور کاغذ پر ہی ہوتا ہے، کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جنھوں نے ایک کمرے پر بھی جامعہ (یونیورسٹی) کا بورڈ لگا رکھا ہے۔سفراء کی اکثریت کو پچاس فیصد رقم کمیشن کے نام پر دے دی جاتی ہے۔کچھ مدارس کے ذمہ داران رسید بک کا یکمشت سودا تک کرلیتے ہیں۔زکوٰۃ کے اسی کرپشن کی وجہ سے مدارس کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہورہا ہے۔ہر وہ عالم جو چندہ کرنے کے فن سے واقف ہے اپنا مدرسہ قائم کرلیتا ہے۔کچھ علماء اپنے ظاہری تقویٰ سے سیدھے سادے مسلمانوں کا بے وقوف بناکر مدرسہ قائم کرلیتے ہیں۔بیرونی طلبہ کے نام پر اپنی فیملی کے بچوں کو یتیم کہہ کر داخل کردیتے ہیں۔بعض قراء و حفاظ بچوں کو اپنا یرغمال بناکر رکھتے ہیں وہ جہاں جاتے ہیں مدرسہ کے طلبہ انھیں کے ساتھ ہجرت کرجاتے ہیں۔جس کے ساتھ جتنے زیادہ بچے ہوں گے اس کی تنخواہ بھی اچھی ہوگی۔گاؤں کے ایک بچے کو مفت پڑھانے کے نام پر پورے گاؤں سے چندہ کرتے ہیں۔مثال کے طور پر آپ کا بچہ کسی مدرسہ میں مفت تعلیم حاصل کررہا ہے تو رمضان میں اس مدرسہ کا سفیر آپ کے پاس آئے گا اور آپ کے ساتھ گاؤں کے متمول افراد سے ملاقات کرکے زکوٰۃ وصول کرے گا۔زکوٰۃ گھوٹالوں میں ایک گھوٹالہ تملیک کے نام پر کیا جاتا ہے۔اس کے تحت زکوٰۃ کی ساری رقم ایک مستحق زکوٰۃ طالب علم کو دے دی جاتی ہے اور پھر پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت وہ بچہ رقم مدرسہ کو واپس کردیتا ہے۔علماء کے نزدیک اس طرح وہ زکوٰۃ امداد بن جاتی ہے، اور پھر ہر کام میں خرچ کی جاسکتی ہے۔

میں آپ سے صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ آپ اپنی زکوٰۃ کو ضائع ہونے سے بچایئے۔اسے جہاں بھی دیجیے مکمل تحقیق کے بعد دیجیے۔ہر ہاتھ پھیلانے والے کو مت دیجیے۔آج کل غیر مسلم حضرات بھی بھیس بدل کر نکل رہے ہیں۔

XXXXXX

ماہ رمضان امت مسلمہ پر اللہ کا انعام ہے

الحمد لله رمضان کا متبرک مہینہ ہم پر سایہ فگن ہے۔ آسمانوں سے لے کر زمین تک اس مبارک مہینہ کی گھما گھمی ہے۔ آسمانوں پر شیاطین اور باغی جنوں کو قید کرنے کا حکم صادر کردیا گیا ہے۔دوزخ کے سب دروازے بند کردیے گئے ہیں اور جنت کے سارے دروازے روزہ داروں کی مہمان نوازی کے لیے کھول دیے گئے ہیں۔ فرشتے اللہ کے ہر حکم کی اطاعت کے لیے مستعد ہیں۔ ایک پکارنے والے پکار رہا ہے کہ خیر کے طالب آگے آئیں اور برائی کے طالب پیچھے ہٹ جائیں۔زمین پر ہر جگہ رمضان کا ماحول ہے۔ مسجدیں نمازیوں سے بھری پڑی ہیں ۔ قرآن کی تلاوت ،تراویح ، ذکر و اذکار کا اہتمام ہورہا ہے۔ امت مسلمہ کا ہر شخص اللہ کے حکم کی اطاعت اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے روزہ کا اہتمام کر رہا ہے۔ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے کو اپنے اوپر حرام قرار دے کر اللہ سبحانہ تعالیٰ سے بہترین اجر کا طالب ہے۔

مسلم محمود، مسقط (عمان)

الحمد للہ رمضان کا متبرک مہینہ ہم پر سایہ فگن ہے۔آسمانوں سے لے کر زمین تک اس مبارک مہینہ کی گہما گہمی ہے۔آسمانوں پر شیاطین اور باغی جنوں کو قید کرنے کا حکم صادر کردیا گیا ہے۔دوزخ کے سب دروازے بند کردیے گئے ہیں اور جنت کے سارے دروازے روزہ داروں کی مہمان نوازی کے لیے کھول دیے گئے ہیں۔فرشتے اللہ کے ہر حکم کی اطاعت کے لیے مستعد ہیں۔ایک پکارنے والے پکار رہا ہے کہ خیر کے طالب آگے آئیں اور برائی کے طالب پیچھے ہٹ جائیں۔زمین پر ہر جگہ رمضان کا ماحول ہے۔مسجدیں نمازیوں سے بھری پڑی ہیں۔قرآن کی تلاوت، تراویح، ذکر واذکار کا اہتمام ہورہا ہے۔امت مسلمہ کا ہر شخص اللہ کے حکم کی اطاعت اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے روزہ کا اہتمام کررہا ہے۔صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے کو اپنے اوپر حرام قرار دے کر اللہ سبحانہ تعالیٰ سے بہترین اجر کا طالب ہے۔

روزہ انسان کے تقوے کا بہترین مظہر ہے۔بندے کے اعتقاد کی دلیل ہے کہ وہ اللہ کو حاضر وناظر جانتا ہے، اس لیے تنہائی میں بھی پانی کا ایک قطرہ یا کھانے کا ایک دانہ حلق سے نیچے اترنے نہیں دیتا۔وہ جانتا ہے کہ کوئی دیکھے یا نہ دیکھے اللہ دیکھ رہا ہے۔اس لیے اللہ کو روزے کی عبادت بہت محبوب ہے، کیوں کہ اس میں کسی ریاکاری کا تصور پیدا نہیں ہوسکتا۔

رمضان کے مہینے میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے امتیوں کو موقع دیا ہے کہ وہ اپنے اجر وثواب کی کمیوں کو پورا کرکے اعلیٰ درجات حاصل کریں۔رمضان میں فرض کا ثواب 70 گنا، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ہر نیکی پر 10 گنا ثواب ملتا ہے۔قرآن کے مطابق رمضان میں ایک رات ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔وہ رمضان کے آخری عشرے کی کوئی رات ہے۔اس رات میں قرآن اس دنیا میں نازل ہوا۔اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان و احتساب کے ساتھ روزے رکھے اور راتوں کو قیام اللیل کا اہتمام کیا، اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

ہر اس شخص کے انتہائی بدنصیبی کی بات ہوگی جو اس مہینے کے انعام و اکرام سے فائدہ نہ اٹھائے۔سستی اور کاہلی میں اس قیمتی وقت کو ضائع کردے، جو کہ دوبارہ نصیب ہو یا نہ ہو۔کتنے لوگ پچھلے رمضان میں صحت منداور حیات سے تھے، وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔نہ جانے کتنے لوگ رمضان سے کچھ دن قبل اللہ کے پیارے ہوگئے۔ہماری اپنی بھی کوئی ضمانت نہیں کہ اگلا رمضان ہمیں میسر ہوگا یا نہیں۔

یہ اللہ کا خاص کرم ہے کہ اس نے ہمیں زندگی بخشی، رمضان کا مہینہ صحت وسلامتی کے ساتھ عطا فرمایا۔بہترین انعام واکرام حاصل کرنے کے خصوصی مواقع، ماحول اور آسانیاں عطا فرمائیں۔رمضان کی راتوں میں قیام اللیل اور دوسری عبادتوں کا اہتمام کرکے اس نادر موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔کرکٹ اور فٹ بال وغیرہ جیسے کھیلوں کا اہتمام کرکے یا ان کا حصہ بن کر رمضان کی متبرک راتوں کو ضائع کرنا کوئی سمجھ داری نہیں ہے۔دوسری راتوں کی طرح رمضان کی راتوں میں بھی اللہ تعالیٰ رات کے آخری پہر سب سے نچلے آسمان پر آکر پکارتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں دوں، اس وقت ہم غفلت کا شکار ہوں یہ کونسی عقلمندی ہے؟

رمضان کے اس بابرکت مہینے میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا، قرآن ایک مکمل ہدایت اور رہنمائی ہے۔قرآن کا حق ہے کہ اس کی تلاوت کی جائے، اس کو سمجھا جائے، اس کو اپنی زندگی پر لاگو کیا جائے۔قرآن صرف تلاوت کرنے اور ختم کرنے کے لیے نہیں اتارا گیا ہے۔رمضان غریبوں، مسکینوں، لاچاروں، مجبور پڑوسیوں اور رشتہ داروں پر خصوصی توجہ کا مہینہ ہے۔ان کو اللہ کی نعمتوں میں شریک کریں اور 10 گنا زیادہ اجر وثواب کے مستحق بنیں۔

روزہ صرف کھانا پینا بند کرکے بھوکے پیاس رہنے کا نام نہیں۔روزے دار کے لیے ضروری ہے کہ جھوٹ، چوری، غیبت، بہتان تراشی، لڑائی جھگڑے سے پرہیز کریں۔روزہ گزارنے کے لیے گانے سننا، فلم بینی اور ویڈیو گیمس روزے کو ضائع کرنے والے افعال ہیں۔روزہ کے دوران قرآن کی تلاوت وترجمہ، ذکر واذکار اور دعاؤں کا اہتمام روزے کو استحکام بخشتا ہے، لہٰذا اس کا اہتمام کریں۔

اس مہینہ میں صدقہ وخیرات کا بھی دس گنا ثواب ہے۔ویسے بھی صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، لہٰذا اس کا بھرپورا اہتمام کریں۔اس مہینہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی پر بھی سال کے دوسرے مہینوں کے مقابلے میں 10 گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔روزہ دار کو روزہ افطار کرانا ایک اہم موقع ہے کہ ہم اپنے فرض روزوں سے زیادہ روزوں کا اجر حاصل کریں، کیوں کہ روزہ افطار کرانے کا ثواب دوسرے شخص کو پورے روزے کے برابر ہے، بغیر اس کے اس کے اجر میں کوئی کمی واقع ہو۔لہٰذا روزہ داروں کو روزہ کھلوائیں اور زیادہ سے زیادہ روزوں کا اجر حاصل کریں۔

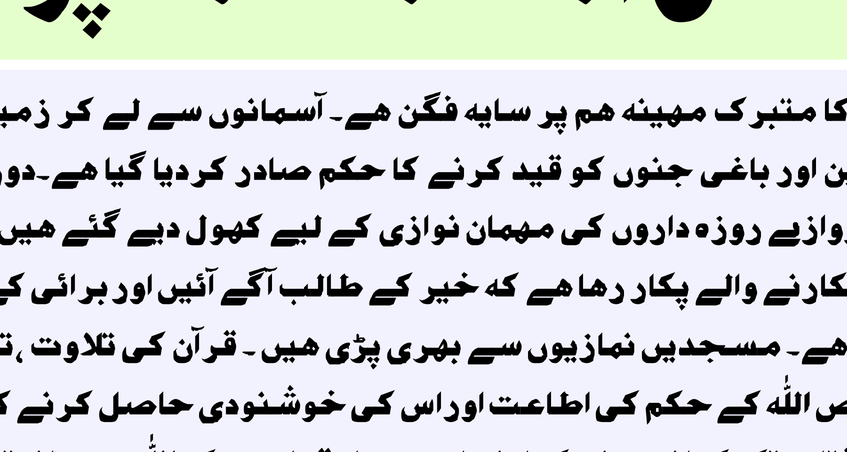

رمضان کا مہینہ مکمل ہونے کے بعد اللہ سبحانہ تعالیٰ مسلمانوں کو عید کی خوشی سے نوازتا ہے۔اللہ کے نیک بندے رمضان میں ساری عبادات اور روزوں کی تکمیل پر خوشی کے اظہار پر عید مناتے ہیں۔عید کے دن ہر گلی اور چوراہے پر اللہ کے فرشتے ہر عید کے نمازی کو''سلاماً، سلاماً'' کہتے ہیں اور اس کی کامیابی کی گواہی دیتے ہیں۔

عید کے دن اللہ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ اس مزدور کا کیا حق ہے جس نے اپنی مزدوری خلوص واعتقاد سے پوری کی؟ فرشتے کہتے ہیں کہ ایسے مزدور کا حق ہے کہ اس کو پوری اجرت دی جائے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم گواہ رہنا میں ان روزہ داروں کو اپنے خاص جوار رحمت سے اجر وانعام عطا کروں گا۔اس کے حقدار وہ تمام لوگ ہوں گے، جنھوں نے اعتقاد اور خلوص کے ساتھ روزے رکھے اور عبادتیں کیں اور آخری عشرے میں قیام اللیل کا حق ادا کیا اور شب قدر کو تلاش کیا۔بے شک اللہ کا خاص انعام روزہ دار کے لیے تمام دوسرے انعامات سے اعلیٰ اور بیش قیمت ہوگا۔عید کے دن نمازوں میں کوتاہی، لہو ولعب جیسے اعمال اللہ کے انعامات اور اس کی خوشنودی کو کھو دینے کا سبب بن سکتے ہیں۔لہٰذا رمضان کی تربیت اور عبادت کی مزاج کو ضائع نہ ہونے دیں، جو پورے مہینے کی محنت اور تربیت کے بعد اللہ کے حکم سے بنا ہے۔رمضان میں افطار وسحری میں اسراف نہ کریں، نہ عید کے موقع پر اسراف کے مرتکب ہوں، کیوں کہ اللہ فضول خرچی کو پسند نہیں کرتا، اللہ حد سے نکل جانے والے کو پسند نہیں کرتا۔

فطرہ کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔یہ روزوں میں کمی بیشی کا کفارہ ہوتا ہے۔فطرہ ہر صاحب نصاب پر فرض ہے، گھر کے ہر فرد بشمول بچوں اور نومولود بچے تک کا فطرہ ادا کرنا فرض ہے۔فطرے کی ادائیگی کے علاوہ بھی عید کے دن غریبوں اور مسکینوں کو بھی اپنے اپنی عید میں شریک کریں۔کپڑے سلوانے سے لے کر ہر قسم کا مالی تعاون کریں تاکہ وہ بھی ہمارے ساتھ عید کی خوشیاں مناسکیں۔رمضان کا مہینہ اتنا اہم اور نادر موقع ہے، جس کا اندازہ صرف اللہ کے نیک بندے ہی کرسکتے ہیں، جو سال بھر اس مہینے کا انتظار کرتے ہیں اور اس مہینے کے اختتام پر دل آزردہ ہوجاتے ہیں۔اس وقت جب کہ عید کا اعلان ہورہا ہوتا ہے اور ہر طرف خوشی کا ماحول ہوتا ہے، اللہ کے یہ نیک بندے اللہ کی بارگاہ میں گزارش کررہے ہوتے ہیں کہ اے اللہ ہم سے اس مہینہ کا حق ادا کرنے میں جو کمی رہ گئی ہو اس کو معاف کردے اور اس کو اپنے جوار رحمت سے پُر کردے اور رحمتوں، برکتوں اور انعام واکرام کا یہ مہینہ دوبارہ عطا کرنے کی التجا کرتے ہیں۔اللہ مجھے اور آپ کو بھی ایسا سوز عطا فرمائے اور رمضان کی اہمیت کا احساس ہمارے اندر بھی اجاگر کردے، جس میں اس مہینے کی تشکیل کی ساتھ اس سے بچھڑنے کا شعور ہمیں اشکبار کردے۔

☆☆☆

حدیث نبوی ﷺ

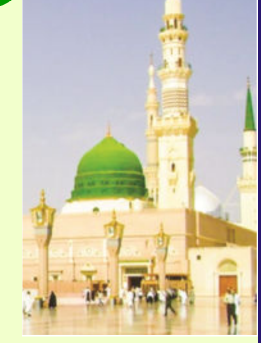

حدیث میں ہے کہ۔''جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''باب ریان'' کہا جاتا ہے اور اس میں روز قیامت صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوسکتا۔

بنگلہ دیش میں آئینی اصلاحات، ریفرنڈم اور مشکلات

بنگلہ دیش کے حالیہ عام انتخابات میں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی بھاری کامیابی کو محض انتخابی جیت نہیں بلکہ ملک کی سیاست میں ایک نئے تصادم کے آغاز کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔خاص طور پر جماعتِ اسلامی اور نیشنل سٹیزن پارٹی (این سی پی) کے ساتھ اس کے تعلقات میں جو کشیدگی پیدا ہوئی ہے، وہ آئینی اصلاحات کے عمل کو ایک پیچیدہ مرحلے میں لے آئی ہے۔اس تناؤ کی بنیادی وجہ جولائی چارٹر کی حمایت کے باوجود بی این پی کا آئین اصلاح کمیشن (سی آر سی) میں شامل ہونے سے انکار ہے، جس نے سیاسی صف بندی کو مزید واضح کردیا ہے۔عام انتخابات اور آئینی ریفرنڈم ایک ساتھ کرانے کے نتیجے میں نومنتخب ارکانِ پارلیمنٹ کو دو الگ الگ حلف اٹھانے پڑے۔ایک رکنِ پارلیمنٹ کی حیثیت سے اور دوسرا آئین اصلاح کمیشن کے رکن کے طور پر۔دوسرے حلف کے تحت جولائی چارٹر پر عمل درآمد لازم قرار دیا گیا تھا۔بی این پی کے ایک سینئر رہنما نے اس صورت حال کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ سی آر سی کے رکن کے طور پر حلف اٹھالیتے ہیں تو انہیں نہ صرف چارٹر نافذ کرنا ہوگا بلکہ اس کی اہم شقوں پر اختلاف کا حق بھی عملاً ختم ہوجائے گا۔بی این پی کی پالیسی ساز مستقل کمیٹی کے رکن اور نومنتخب رکنِ پارلیمنٹ صلاح الدین احمد نے موقف اختیار کیا کہ آئین اصلاح کمیشن کا قیام ابھی تک باقاعدہ آئینی ڈھانچے کا حصہ نہیں، اس لیے پارٹی خود کو اس کا پابند نہیں سمجھتی۔ان کے مطابق ارکان کو سی آر سی کے رکن کے طور پر منتخب نہیں کیا گیا، اس لیے یہ تقاضا آئینی طور پر کمزور ہے۔17 فروری کی صبح سیاسی کشیدگی اس وقت شدت اختیار کرگئی جب جماعتِ اسلامی اور این سی پی کے نومنتخب ارکان نے رکنِ پارلیمنٹ کی حیثیت سے حلف لینے سے انکار کردیا۔جماعت کے نائب امیر عبداللہ محمد طاہر نے واضح کیا کہ جب تک بی این پی ارکان دوہرا حلف نہیں لیتے، وہ بھی حلف نہیں اٹھائیں گے۔طویل بند کمرہ مشاورت کے بعد ان جماعتوں نے بالآخر دونوں حلف اٹھالیے، تاہم انہوں نے وزیرِاعظم طارق رحمان اور ان کی کابینہ کی تقریبِ حلف برداری کا بائیکاٹ کیا۔اس کے باوجود بی این پی سی آر سی سے باہر ہی رہی۔

یہ سوال اہم ہے کہ آخر جماعت اور این سی پی نے پسپائی کیوں اختیار کی؟ ڈھاکہ-14 سے منتخب جماعت کے رکن میر احمد بن قاسم کے مطابق حلف نہ لینے کا فیصلہ جماعت کی باضابطہ پالیسی نہیں تھا بلکہ اتحادیوں اور چند ارکان کی رائے تھی۔بعض حلقوں میں سی آر سی کو عدالت میں چیلنج کرنے کی بات بھی ہوئی، جو آئندہ طویل قانونی کشمکش کی نشاندہی کرتی ہے۔5 اگست 2024 کو شیخ حسینہ کی عوامی لیگ حکومت کے خاتمے کے بعد محمد یونس کی عبوری انتظامیہ نے انتخابات کی نگرانی کے ساتھ ساتھ سیاسی اصلاحات کا عمل بھی شروع کیا۔اس کا مقصد موروثی سیاست کا خاتمہ تھا، خواہ وہ مجیب الرحمن کا خاندان ہو یا ضیاء الرحمٰن کا۔اسی سلسلے میں قومی اتفاق رائے کمیشن (این سی سی) قائم کیا گیا، جس نے جولائی چارٹر کی صورت میں سفارشات مرتب کیں۔17 اکتوبر 2025 کو 26 سیاسی جماعتوں نے اس چارٹر پر دستخط کیے۔61 صفحات پر مشتمل جولائی چارٹر میں آئین، انتخابی نظام، عدلیہ، سول و پولیس انتظامیہ اور انسدادِ بدعنوانی کے اداروں میں اصلاحات کی سفارشات شامل تھیں۔13 نومبر 2025 کو صدر محمد شہاب الدین چپّو نے الیکشن کمیشن کو ریفرنڈم کرانے کی اجازت دی، جس میں چار بڑی اصلاحات پر عوام سے رائے لی گئی: نگران حکومت کی بحالی، دو ایوانی پارلیمنٹ کا قیام، عدلیہ و الیکشن کمیشن میں اصلاحات اور وزیرِاعظم کی مدت کو دو ادوار تک محدود کرنا۔12 فروری کو ہونے والے ریفرنڈم میں 25.60 فیصد ووٹرز نے حصہ لیا۔ان میں سے 74.62 فیصد نے اصلاحاتی پیکیج کے حق میں اور تقریباً 30 فیصد نے مخالفت میں ووٹ دیا، جبکہ 5.9 فیصد بیلٹ مسترد ہوئے۔دلچسپ امر یہ ہے کہ 11 حلقوں میں، جن میں گوپال گنج اور پہاڑی اضلاع کے تین حلقے شامل تھے، اکثریت نے 'نہیں' کا انتخاب کیا۔

جولائی چارٹر نے قومی شناخت کی ازسرِنو تعریف کی تجویز بھی دی۔'بنگالی' کے بجائے 'بنگلہ دیشی' شناخت کو اپنانے کا مقصد چکما، مرما اور سنتھال جیسی نسلی اقلیتوں کو شامل کرنا تھا، جو خود کو لسانی شناخت میں نظرانداز سمجھتی تھیں۔اگرچہ بنگالی زبان ریاست کی مرکزی زبان برقرار ہے، تاہم دیگر مادری زبانوں کو آئینی شناخت دی گئی ہے۔مجیب دور کی چار بنیادی اقدار یعنی قوم پرستی، جمہوریت، سوشلزم اور سیکولرازم کی جگہ مساوات، انسانی وقار، سماجی انصاف اور مذہبی ہم آہنگی کو مرکزی اصول بنایا گیا ہے۔دیگر اصلاحات میں ایک شخص کو بیک وقت وزیرِاعظم، ایوان کا قائد اور جماعت کا صدر بننے سے روکنا، انسانی حقوق و اطلاعات کمیشنوں کے سربراہان کی تقرری میں صدر کے اختیارات بڑھانا، اور ججوں کی تقرری کے لیے جوڈیشل اپائنٹمنٹ کمیشن کا قیام شامل ہیں۔مزید برآں، غیر جانبدار نگران حکومت کو عام انتخابات کی نگرانی کے لیے بحال کیا گیا ہے، جسے 2011 میں ختم کردیا گیا تھا۔ڈیجیٹل بلیک آؤٹ اور 2024 کی عوامی بغاوت کے پس منظر میں بلاتعطل انٹرنیٹ تک رسائی کو بنیادی حق قرار دیا گیا ہے، جبکہ ذاتی معلومات کے تحفظ کو بھی آئینی ضمانت دی گئی ہے۔

دو تہائی اکثریت رکھنے والی بی این پی کا مؤقف ہے کہ وہ ایسے چارٹر پر عمل درآمد کی پابند نہیں جو اس کے تحفظات کی مکمل عکاسی نہیں کرتا۔پارٹی نے خاص طور پر ایوانِ بالا کے لیے متناسب نمائندگی کے نظام پر اعتراض کیا ہے، کیونکہ اسے خدشہ ہے کہ اس سے بڑی جماعتوں کا مینڈیٹ کمزور ہوگا۔بعض طلبہ رہنماؤں اور کارکنوں نے بھی اسے 'سیاسی سمجھوتہ' قرار دے کر تنقید کی ہے۔مزید برآں، عوامی لیگ کو مشاورتی عمل سے باہر رکھنا بھی آئینی جامعیت کے اصول کے منافی سمجھا جارہا ہے۔سابق سفیر محمد ہمایوں کبیر کے مطابق 17 فروری کا بحران ٹالا جاسکتا تھا، کیونکہ اس سے کوئی مثبت پیغام نہیں گیا۔بظاہر اختلاف وقتی طور پر کم ہوا ہے، مگر پارلیمنٹ میں بی این پی کی اکثریت کے باوجود آئینی نفاذ کے دوران سیاسی خلیج مزید گہری ہونے کا اندیشہ برقرار ہے۔

زکوٰۃ کوئی ٹیکس نہیں بلکہ غریبوں کا حق اور معاشی نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے: مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی

کانپور (ایجنسی):

اسلام کا معاشی نظام اس بات کا متقاضی ہے کہ دولت چند مالداروں کے ہاتھوں تک محدود نہ رہے بلکہ معاشرے میں گردش کرتی رہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی محض کوئی ٹیکس نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کا فرمان اور غریبوں کا حق ہے، جس کی ادائیگی سے باقی ماندہ مال میں برکت، پاکیزگی اور اضافہ ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء اتر پردیش کے ناظم اعلیٰ مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے آج نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد اشرف آباد، جاجمئو کانپور میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔

اپنے خطاب میں مولانا قاسمی نے قرآن و حدیث کی روشنی میں زکوٰۃ کی اہمیت وفضیلت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جب ایک مالدار شخص غریب کو اس نیت سے زکوٰۃ دیتا ہے کہ وہ اللہ کا حکم بجالا کر اپنی ذمہ داری ادا کر رہا ہے اور غریب زکوٰۃ قبول کر کے اس پر احسان کر رہا ہے، تو اس پاکیزہ سوچ سے امیر اور غریب کے درمیان کی خلیج اور طبقاتی کشمکش ختم ہو جاتی ہے۔ عہدِ خلفائے راشدین کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ زکوٰۃ کا نظام مضبوط ہونے سے معاشرے میں چوری، ڈکیتی اور دیگر معاشی جرائم کا خود بخود خاتمہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، ان کے لیے قرآن و احادیث میں سخت وعیدیں اور دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے۔

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء یوپی نے زکوٰۃ کے نصاب اور اس کی شرائط کو نہایت آسان فہم انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ زکوٰۃ کے لیے مسلمان، عاقل، بالغ اور آزاد ہونے کے ساتھ ساتھ مال کا مکمل قبضے اور ملکیت میں ہونا، نصاب کو پہنچنا، قرض سے فارغ ہونا اور اس پر ایک قمری سال کا گزرنا شرط ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی، یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر کچھ سونا، کچھ چاندی، کچھ مال تجارت، کچھ نقدی اور ضرورت سے زائد سامان یا اس کے برابر نقدی اگر کسی کے پاس موجود ہے اور اس پر سال گزر چکا ہے، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

عوام کی رہنمائی کے لیے زکوٰۃ کا حساب بتاتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ اپنے قابلِ زکوٰۃ اثاثوں (سونا، چاندی، کیش، غیر ملکی کرنسی، مالِ تجارت، انویسٹمنٹ اور بی سی وغیرہ) کی ایک فہرست بنائیں۔ اس کے بعد دوسری فہرست اپنی موجودہ مالی ذمہ داریوں (قرض، ادھار، واجب الادا بل، ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ) کی بنائیں۔ کل اثاثوں میں سے ذمہ داریوں کی رقم کو منہا کر لیں اور باقی بچنے والی رقم کا ڈھائی فیصد (5.2٪) زکوٰۃ کے طور پر مستحقین میں تقسیم کر دیں۔ مستعمل گاڑیوں، ذاتی رہائشی مکان اور روزمرہ کے استعمال کی اشیاء پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ خواتین کے زیرِ استعمال زیورات پر بھی زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ وہ اس کی مکمل مالک ہوں۔

زکوٰۃ کے مصارف کا ذکر کرتے ہوئے مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے کہا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں نیت کا ہونا اور مستحق کو مکمل مالک بنانا شرط ہے۔ زکوٰۃ دیتے وقت سب سے پہلے اپنے غریب رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہیے، جس میں دگنا اجر (زکوٰۃ اور صلہ رحمی) ہے۔ اسی طرح وہ طلباء جنہوں نے خود کو ہمہ وقت دین کی تعلیم کے لیے وقف کر رکھا ہے، ان پر زکوٰۃ خرچ کرنے میں بھی دہرا اجر ہے۔

اپنے خطاب کے آخر میں مولانا قاسمی نے ملک کی سب سے بڑی مسلم تنظیم جمعیۃ علماء ہند کی عظیم الشان ملی، سماجی اور فلاحی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے قائدینِ جمعیۃ، صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا محمود اسعد مدنی حفظہم اللہ کی بابرکت قیادت کو امت کے لیے ایک مضبوط آواز اور بڑی طاقت قرار دیا۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ اپنے عطیات اور زکوٰۃ و صدقات سے دینی مدارس کے ساتھ ساتھ جمعیۃ علماء ہند جیسی موقر اور مستند تنظیم کا بھی بھرپور تعاون کریں تاکہ بڑے پیمانے پر جاری ملی اور فلاحی کاموں کو مزید تقویت مل سکے۔

غیرت کے نام پر قتل: امیٹھی میں بہن کے ساتھ بات چیت سے مشتعل بھائی نے نوجوان پر تلوار سے حملہ کر کے قتل کر دیا

امیٹھی (ایجنسی): اتر پردیش کے ضلع امیٹھی پولیس نے بدھ کے روز شاہد کے قتل کا سنسنی خیز انکشاف کیا، جو بازار شکلا تھانہ علاقے میں منگل کو ہوا تھا۔ تفتیش کے دوران مرکزی ملزم نے اعتراف کیا کہ وہ مقتول کی بہن کے ساتھ رابطے سے ناخوش تھا۔ اسی دشمنی پر اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر نوجوان پر تلوار سے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ پولیس نے اس معاملے میں دو ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔

پولیس کے مطابق شاہد تقریباً 30 سالہ ولد شریف ساکن شکول بازار ٹاؤن کی خون میں لت پت لاش منگل کو ضلع کے تھانہ بازار شکلا میں بھارت گیس ایجنسی کے قریب پڑی ہوئی ملی۔ اس کیس کے سلسلے میں سہیل ولد نیاز الدین ساکنہ خالص لوہنگی ماجرا دکشنگاؤں کیار اور ابھیشیک پال ولد دان بہادر پال ساکن ماویہ رحمت گڑھ کو گرفتار کیا گیا ہے۔

پولیس کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران ملزم سہیل نے انکشاف کیا کہ شاہد (مقتول) میری بہن کے ساتھ بات چیت کرتا تھا۔ اسی دشمنی کی وجہ سے اس نے اپنے دوست ابھیشیک پال اور ایک اور شخص کے ساتھ مل کر شاہد کو تلوار سے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد تلوار کو ماویہ موڑ سے آگے ایک نالے کے کنارے چھپا دیا گیا تھا۔ ملزم کے مقام سے واردات میں استعمال ہونے والی تلوار برآمد کر لی گئی۔ مارکیٹ شکول کے انسپکٹر انچارج وویک ورما نے بتایا کہ اس واقعہ میں ملوث ایک نابالغ کو پولیس کی نگرانی میں لے لیا گیا ہے۔ اس معاملے میں قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔

جھاڑی میں نومولود زندہ برآمد

مرزا پور (ایجنسی): اتر پردیش کے چونار تھانہ علاقہ کے ننوتی گاؤں کے باہر جھاڑیوں میں ایک نومولود بچہ ملا۔ رونے کی آواز سن کر گاؤں والوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس کی ایک ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور ابتدائی جانچ کے بعد نومولود کو چائلڈ کیئر کے حوالے کر دیا۔ چائلڈ کیئر ٹیم نے بچے کو اسپتال میں داخل کرایا، جہاں اس کی حالت بہتر بتائی جا رہی ہے۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے سماجی شرمندگی کے خوف سے نومولود کو پھینک دیا۔ یہ پورا واقعہ مرزا پور ضلع کے چونڑ تھانہ علاقے کے گاؤں ننوتی میں پیش آیا۔ معلومات کے مطابق نوزائیدہ بچہ جھاڑیوں میں رو رہا تھا۔ گاؤں والوں نے رونے کی آواز سنی تو قریب جا کر دیکھا کہ نوزائیدہ بچہ وہاں پڑا ہے۔ کچھ ہی دیر میں گاؤں والے جمع ہو گئے اور کسی نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے بچے کو اپنی تحویل میں لے کر چائلڈ کیئر ٹیم کے حوالے کر دیا۔ چائلڈ کیئر نے فوری طور پر بچے کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا۔ سکتیش گڑھ چوکی کے انچارج راجیش کمار پانڈے کے مطابق، چونار پولیس اسٹیشن کے سکتیش گڑھ چوکی کے مطابق ننوتی گاؤں کے باہر ایک جھاڑی میں ایک نوزائیدہ بچہ کپڑے میں لپٹا ہوا ملا۔ گاؤں والوں سے اطلاع ملنے پر پولیس کی ایک ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی۔

مسلم لڑکی نے مذہب تبدیل کر کے ہندو نوجوان سے کی شادی

رائے بریلی (ایجنسی): اتر پردیش کے ضلع رائے بریلی سے مذہبی حدود کو تجاوز کرتے ہوئے بین المذاہب شادی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ تاہم شادی کے دوران کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ شادی کی تقریب میں نوجوان اور خاتون دونوں کے خاندان کے افراد نے شرکت کی۔ خاتون شہر کے کوتوالی علاقے کے فورٹ مارکیٹ علاقے کی رہائشی ہے اور نوجوان مل ایریا تھانہ علاقے کا رہائشی ہے۔ شادی میں وشو ہندو پریشد کے عہدیدار بھی موجود تھے۔ بتایا جا رہا ہے کہ شہر کوتوالی کے فورٹ بازار علاقہ کے محلہ شیخواڑہ کی رہنے والی نازیہ (اب میناکشی) اور مل ایریا تھانہ علاقہ کے گاؤں دھوراہرہ کے رہنے والے وکاس دو سال سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ مخالف مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود وہ محبت میں گرفتار تھے اور شادی کرنا چاہتے تھے۔ جب ان کے گھر والوں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ مان گئے۔ گزشتہ جمعرات کو دونوں نے اپنے والدین کی موجودگی میں شادی کی۔ شادی شہر کے شیو مندر میں ویدک رسومات کے مطابق ہوئی۔ نئی شادی شدہ نازیہ کا کہنا ہے کہ اس نے اپنی مرضی اور اپنے خاندان کی رضامندی سے بین المذاہب شادی کی۔ اس کے گھر والے اس کے فیصلے سے خوش ہیں۔ وکاس کا کہنا ہے کہ نازیہ سے شادی میں ان کے خاندان کی رضامندی شامل ہے۔ نازیہ نے اپنا نام بدل کر میناکشی رکھ لیا ہے اور اپنا مذہب بھی تبدیل کر لیا۔ وشو ہندو پریشد کے ضلع صدر راکیش تیواری نے بتایا کہ شادی جمعرات کو ایک مندر میں ہوئی۔ وکاس کے والد رام بابو دولہے کی طرف سے موجود تھے اور نازیہ جسے میناکشی دلہن کی طرف سے دادی موجود تھیں۔ شادی سب کی رضامندی سے ہوئی۔

دینی تعلیم حاصل کرنا عظمت کی علامت! مولانا یعقوب، اصلاح معاشرہ کیلئے قرآنی تعلیم لازم! مفتی ایم صادق

سہارنپور (احمد رضا):

دین اسلام کی تعلیمات کو ہر صورت حاصل کرنا اور ان پر عمل پیرا رہنا ہی سر بلندی اور عظمت کی علامت ہے ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ علم سیکھے اور سکھائے عالم دین آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے سربراہ مولانا محمد یعقوب بلندشہری نے کل بعد نماز تراویح مہندی سرائے واقع ایڈوکیٹ عظیم رضا راحل رضا کے دولت کدہ پر نویں شب میں قرآن کریم کی تکمیل کے مبارک موقعے پر نمازیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید کی تلاوت دین اور دنیا میں صد فیصد کامیابی کی ضمانت ہے اگر خدا کو دین اسلام کے مطابق زندگی گزارنے والا بنا سکو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے یوں تو جانور اور درندے بھی اپنی اپنی زندگی جیتے ہیں مگر اصل اور راحت بخش زندگی تو وہ ہے کہ قرآن کریم کے مطابق رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر چل کر گزاری جائے اسلامک اسٹڈیز کے ماہر مولانا محمد یعقوب بلندشہری نے زور دیتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم کا پڑھنا اور پڑھانا زندگی کے لئے اشد ضروری ہے انسان بننے کے لئے دینی تعلیم لازم ہے اپنے کہا کہ ماہ رمضان المبارک کے مبارک دن رات ہمکو میسّر ہیں ان دنوں میں ہم سب جس قدر ممکن ہو اللہ تعالیٰ سے رحمت، روزی کرم فضل طلب کرتے ہوئے گناہ سے معافی مانگیں یہی ہم سب کے لئے سب سے بہترین عمل ہوگا تعلیم کو فروغ دیں خد پڑھیں اور آس پاس کے لوگوں کو تعلیم کے لئے تیار کریں یاد رکھیں مذہب کا اصل مقصد دین اسلام کی تعلیمات کو عام کرنا اور اصلاح معاشرہ ہی ہے بس وقت رہتے دینی تعلیم کا حصول لازم ہونا چاہئے! اسلامی نظریات کو عام کرنے میں سرگرم درجن بھر دینی کتب کے مصنف مولانا مفتی محمد صادق مظاہری نے اس روحانی موقعے پر نمازیوں کو خطاب کرتے ہوئے ماہ رمضان المبارک کے حوالہ سے پیارے نبی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دوران گفتگو حاضرین مجلس کے سامنے کچھ لوگوں کی تعریف فرمائی کہ یہ لوگ دوسروں کو دین کی باتیں بتاتے ہیں پھر فرمایا کہ ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں میں دینی سوجھ بوجھ پیدا نہیں کرتے، ان کو تعلیم نہیں دیتے، ان کو نصیحت نہیں کرتے، بری باتوں سے کیوں نہیں روکتے؟ اور ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ دین کی باتیں نہیں سیکھتے کیوں اپنے اندر دینی سمجھ پیدا نہیں کرتے اپنی اولاد کے اندر دینی جذبہ پیدا نہیں کرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اللہ تعالیٰ کی لازمی طور سے لوگوں کو آس پاس کی آبادی اور اپنے حلقے کو دین سکھانا چاہیئے ان کے اندر دینی شعور پیدا کرنا چاہئے اپنے فرمایا کہ لوگوں کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ وعظ و تلقین کا کام کرنا ہوگا اور لوگوں کو لازما اپنے قریب کے لوگوں سے دین سیکھنا اور سکھانا ہوگا، اپنے اندر دینی سوجھ بوجھ پیدا کرنی ہوگی اور وعظ ونصیحت قبول کرنا ہوگا، ورنہ میں انہیں اس دنیا میں جلد سزا دوں گا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر سے اتر آئے، لوگوں میں چہ می گوئیاں ہونے لگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے سخن کن لوگوں کی طرف تھا، کچھ لوگوں نے کہا آپ کا اشارہ قبیلہ اشعر کی طرف تھا، یہ لوگ دین کا علم رکھتے ہیں، ان کے قریب دین سے ناواقف و بے پرواہ دیہاتی بستے ہیں اور اشعری لوگ دعوت و تبلیغ سے غافل ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تقریر کی خبر اشعری لوگوں کو ہوئی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کیا قصور سرزد ہوا کہ آپ ہم پر غضبناک ہوئے؟ کیا تعلیم و تبلیغ بھی ہماری ذمہ داری ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں یہ بھی تمہاری ذمہ داری ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل (طبرانی) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر جو آیت تلاوت فرمائی، اس سے ہم لوگوں کو یہ بتانا مقصود ہے کہ بنی اسرائیل نے نافرمانی کرنے والوں کو نہیں روکا جس کے نتیجے میں خدا کا غضب ان پر بھڑکا، تم نے اگر ان کی طرح نافرمانوں کا ہاتھ نہ پکڑا اور غلط قسم کی رواداری برتی تو تم بھی اس کے غضب کے شکار ہو جاؤ گے! عالم دین مفتی محمد صادق نے کہا کہ اس واقعہ کی روشنی میں ہم میں سے ہر ایک کو دین سمجھنے اور سمجھانے کی فکر کرنی ہوگی اور تعلیم و تبلیغ کے فریضے کو ہر حال میں انجام دینا ہوگا، یہی راستہ خدا کے غضب سے بچنے اور اس کی رضا کو حاصل کرنے کا ہے، اس لئے اپنی خاص جد وجہد سے ہم میں سے ہر ایک کو اس چراغ کو جلائے رکھنا ہوگا، یہ چراغ جلتا رہے، ہم سبھی کو اس سمت میں جدوجہد اور کوشش کرنی ہوگی بچوں کا ذہن، بچے کے اخلاق و عادات، اطوار، رہن، سہن اور اس کا دین ماں باپ کی تربیت اور تعلیم سے متاثر ہوتا ہے، جیسا والدین کی تعلیم و تربیت کا طریقہ ہوگا، اسی طریقے پر بچے کی نشونما ہو پائے گی، قیامت کے دن باپ سے اولاد کے بارے میں سوال ہوگا کہ تم نے اس بچے کو کیا کیا تعلیم دی تھی؟ کیسی تہذیب اور کیسا ادب سکھایا تھا مفتی محمد صادق مظاہری نے صاف صاف بیان کیا کہ لہٰذا اولاد کی جسمانی پرورش کے بعد ہر ایک والدین کا سب سے بڑا فرض اور سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں معزز ہوں وہ جہنم سے خود بھی محفوظ رہیں اور دیگر لوگوں کی حفاظت کا ذریعہ بھی بنیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کو بلا کر زیتون کا تیل دیا اور فرمایا کہ سر پر اس کی مالش کرو، بچوں نے سر پر تیل لگانے سے انکار کر دیا، راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے لکڑی لی اور بچوں کو مارنا شروع کیا، صحابی رسول، بچوں کو مارتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے کیا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیل لگانے کی سنت سے اعراض کرتے ہو؟ یہ ہے تربیت کا نبوی طریقہ اور سنت کی عظمت، جو ہر ماں باپ پر لازم ہے تربیت کی ذمہ داری ماں پر زیادہ ہے کیونکہ باپ، بیوی اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کی فکر میں کمانے کے لئے گھر سے باہر چلا جاتا ہے، ماں گھر میں رہتی ہے، اس لیے ماں کو چاہیے کہ اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی نقل و حرکت پر کڑی نگاہ رکھے، وہ خود بھی دیندار بنے اور اپنے بچوں کی تربیت بھی اسی خطوط پر کرے، اگر ماں نیک ہے جھوٹ نہیں بولتی، گالیاں نہیں دیتی، صبح سویرے نیند سے اٹھ جاتی ہے، نماز روزے کی پابند ہے، قرآن حکیم کی تلاوت کرتی ہے، تو انکے بچوں اور بچیوں کے اندر بھی اس قسم کے اوصاف حمیدہ پیدا ہوجاتے ہیں۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

ہم مشرق وسطیٰ میں کسی طویل مدتی جنگ میں داخل نہیں ہوں گے: امریکی نائب صدر

واشنگٹن (ایجنسی):

امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایران کے ساتھ سفارتی راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وینس نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ واشنگٹن مشرق وسطیٰ میں کسی طویل مدتی جنگ میں داخل نہیں ہوگا۔ "واشنگٹن پوسٹ" اخبار کے مطابق انہوں نے اس جانب بھی اشارہ کیا کہ مذاکرات کا انحصار اس بات پر ہے کہ ایرانی کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح وینس نے اس بات پر بھی زور دیا کہ وہ نہیں جانتے کہ ایرانی معاملے کے حوالے سے ڈونلڈ ٹرمپ کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب ایک امریکی عہدے دار نے "ABC" نیٹ ورک کے مطابق بتایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف فوجی اختیارات کا جائزہ لیا ہے۔

عہدے دار نے امریکی ذرائع کے حوالے سے یہ بھی بتایا کہ ایران کے خلاف اسرائیل کے ساتھ مشترکہ آپریشن کا آپشن اب بھی ممکن ہے۔ یہ پیش رفت ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے اس اعلان کے بعد سامنے آئی ہے کہ جمعرات کے مذاکرات امریکہ کے ساتھ کیے گئے بہترین مذاکرات تھے۔ انہوں نے نمایاں پیش رفت کی تصدیق کی ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے سرکاری ٹیلی ویژن پر انکشاف کیا کہ تکنیکی مذاکرات آئندہ پیر کو ویانا میں شروع ہوں گے۔ انھوں نے اشارہ دیا کہ کسی معاہدے تک پہنچنا اب قریب ہے۔ اس کے باوجود، ایرانی مسلح افواج کے اعلیٰ ترین ترجمان میجر جنرل ابوالفضل شکارچی نے جمعرات کو دھمکی دی کہ کسی بھی حملے کا فیصلہ کن جواب دیا جائے گا، جبکہ فریقین (ایران اور امریکہ) نے مذاکرات کے مثبت نتائج کا اعلان کر رکھا ہے۔ ایرانی ریڈیو اور ٹیلی ویژن ایجنسی کے مطابق شکارچی نے خطے میں امریکی فوجی موجودگی کو نفسیاتی جنگ اور بلیک میلنگ قرار دیا۔

انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایرانی مسلح افواج مکمل تیاری کے ساتھ کسی بھی فوجی نقل و حرکت کی نگرانی کر رہی ہیں۔ اسی طرح شکارچی نے اعلان کیا کہ ایرانی مسلح افواج اپنی دفاعی اور جارحانہ صلاحیتوں پر بھروسہ کرتی ہیں... اور خطے میں امریکی اور اسرائیلی فوج کی تمام نقل و حرکت کا باریک بینی کے ساتھ تعاقب کر رہی ہیں۔ واضح رہے کہ یہ مذاکرات ایک ایسے وقت میں ہوئے ہیں جب ایرانی جوہری پروگرام پر کئی دہائیوں سے جاری تنازع اب بھی موجود ہے۔ یہ مذاکرات مشرق وسطیٰ میں جنگ چھڑنے کے بڑھتے ہوئے خدشات کے سائے میں بھی سامنے آئے ہیں، کیونکہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں فوجی کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ امریکی افواج نے خطے میں اپنی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے کے لیے صف بندی تیز کر دی ہے۔

سنیترا پوار این سی پی کی قومی صدر منتخب، پارتھ پوار کو راجیہ سبھا بھیجنے کا اعلان

ممبئی (ایجنسی):

مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترا پوار کو نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کی قومی عاملہ کے اجلاس میں متفقہ طور پر پارٹی کا نیا قومی صدر منتخب کر لیا گیا۔ ممبئی میں منعقدہ اجلاس کے بعد اس فیصلے کا باضابطہ اعلان کیا گیا۔ اسی کے ساتھ پارٹی نے یہ بھی واضح کیا کہ سنیترا پوار کے بیٹے پارتھ پوار کو راجیہ سبھا کی خالی نشست کے لیے نامزد کیا جائے گا۔ یہ نشست سنیترا پوار کے استعفے اور نائب وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد خالی ہوئی تھی۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں شکست کے بعد سنیترا پوار این سی پی کے ٹکٹ پر راجیہ سبھا کی رکن منتخب ہوئی تھیں۔

سنیترا پوار کے شوہر اور این سی پی کے سابق سربراہ اجیت پوار کا تقریباً ایک ماہ قبل طیارہ حادثے میں انتقال ہو گیا تھا۔ ان کے اچانک انتقال کے بعد پارٹی کی قیادت کے حوالے سے مختلف قیاس آرائیاں جاری تھیں، تاہم قومی عاملہ کے اجلاس میں اس معاملے پر اتفاق رائے قائم کرتے ہوئے سنیترا پوار کو صدر منتخب کر لیا گیا۔

این سی پی کے کارگزار صدر پرفل پٹیل نے اجلاس کے بعد میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ پارٹی نے متفقہ طور پر سنیترا پوار کو قومی صدر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پارتھ پوار کو راجیہ سبھا کی اس نشست کے لیے نامزد کیا جائے گا جو سنیترا پوار کے استعفے کے بعد خالی ہوئی تھی۔

قومی صدر منتخب ہونے کے بعد سنیترا پوار نے کہا کہ اجیت پوار کے اچانک انتقال سے انہیں اور پارٹی کارکنان کو گہرا صدمہ پہنچا۔ ان کے مطابق پارٹی کے بیشتر رہنماؤں اور کارکنوں کی خواہش تھی کہ کوئی شخص اجیت پوار کے خوابوں اور نظریات کو آگے بڑھائے۔ سنیترا پوار نے کہا کہ سبھی نے ان سے درخواست کی کہ وہ ان خوابوں کا احترام کرتے ہوئے قیادت سنبھالیں، جس کے بعد انہوں نے یہ ذمہ داری قبول کی۔ انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ پارٹی متحد ہو کر آگے بڑھے گی اور مہاراشٹر کی ترقی کے لیے کام جاری رکھے گی۔

این سی پی کے رہنما سنیل دتاتریہ تٹکرے نے بھی سنیترا پوار کو قومی صدر منتخب کیے جانے پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ اجیت پوار نے پارٹی کو سیکولر سوچ کے ساتھ عوامی خدمت کا راستہ دکھایا تھا اور اسی نظریے کو آگے بڑھاتے ہوئے کارکنان عوام کے درمیان سرگرم رہیں گے۔

بزرگ والدین کی دیکھ بھال نہ کرنے پر سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں 15 فیصد تک کٹوتی، تلنگانہ حکومت نیا قانون لانے کو تیار

حیدر آباد (ایجنسی): تلنگانہ حکومت نے بزرگ والدین کی دیکھ بھال کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم قدم اٹھانے کا اعلان کیا ہے۔ ریاستی حکومت آئندہ بجٹ اجلاس میں ایک ایسا بل پیش کرنے جا رہی ہے جس کے تحت اپنے والدین کی مناسب دیکھ بھال نہ کرنے والے سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں 10 سے 15 فیصد تک کٹوتی کی جائے گی۔ کٹی ہوئی رقم براہ راست والدین کے بینک کھاتوں میں جمع کرائی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے اس مجوزہ قانون کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ نوجوان افسران کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انہیں جو باوقار سرکاری عہدے ملے ہیں وہ ان کے والدین کی قربانیوں اور محنت کا نتیجہ ہیں، اس لیے ان پر والدین کی خدمت اور دیکھ بھال اخلاقی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس معاملے کو سنجیدگی سے لے رہی ہے اور اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں باقاعدہ قانون سازی کی جائے گی۔ یہ اعلان اس وقت کیا گیا جب وزیر اعلیٰ نے نئے تعینات شدہ گروپ ون اور گروپ ٹو افسران کے تربیتی پروگرام کے اختتامی سیشن سے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ بعض اوقات افسران اپنے کیریئر کے آغاز میں پرجوش ہوتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ان کا رویہ بدل جاتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے فرائض اور خاندانی ذمہ داریوں کو ہمیشہ مقدم رکھیں۔

وزیر اعلیٰ نے یہ بھی بتایا کہ ریاستی حکومت سرکاری افسران کے لیے اعلیٰ سطح کی تعلیمی تربیت کا انتظام کر رہی ہے۔ اس مقصد کے تحت ایم سی آر ایچ آر ڈی ادارے اور ہارورڈ یونیورسٹی کے درمیان جلد مفاہمت ہوگی، جس کے بعد ہارورڈ کے اساتذہ ریاست میں آ کر تربیتی پروگرام کا حصہ بن سکتے ہیں۔ اگر منصوبہ طے شدہ شیڈول کے مطابق آگے بڑھا تو ریاستی یوم تاسیس سے قبل اس کا آغاز متوقع ہے۔

اتر ریلوے

ای ٹنڈر نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/ر جنرل، ڈویژنل ریل منیجر حضرت گنج لکھنؤ کے ذریعہ مقررہ پروفارما پر مندرجہ ذیل کاموں کیلئے کھلے ای ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

ای ٹنڈر نوٹس نمبر	1207۔سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر۔اتر ریلوے۔لکھنو مورخہ 27.02.2026
کام کا نام	وارانسی اسٹیشن پر محکمہ جاتی میکینیکل لانڈری کی توسیع رڈیولپمنٹ کے سلسلے میں الیکٹرک کام
تخمینہ لاگت	56,19,146.46/- (چھپن لاکھ انیس ہزار ایک سو چھیالیس روپے اور چھیالیس پیسے صرف)
ای ٹنڈر کی قیمت	صفر
زر بیعانہ	1,12,400/- (ایک لاکھ بارہ ہزار چار سو روپے صرف)
کام پورا کرنے کی میعاد	06 ماہ
ای ٹنڈر فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ اور وقت نیز کھلنے کی تاریخ	مورخہ 24.03.2026 کو 15.00 بجے تک اور کھلنے کا وقت اسی دن 15.00 بجے کے بعد سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/ر جنرل، اتر ریلوے، حضرت گنج لکھنؤ کے آفس میں۔
آفر کی مدت مجاز	ای ٹنڈر کھلنے کی تاریخ سے 60 دن۔
اتر ریلوے ویب سائٹ	اضافی نوٹس اتر ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر چیک کی جاسکتی ہے۔

نوٹس نمبر۔ 1207۔سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر۔اتر ریلوے۔لکھنو مورخہ 27.02.2026 679/2026

صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

اسرائیل کی لبنان میں حزب اللہ کے "رضوان فورس" یونٹ کے آٹھ کیمپوں پر بمباری

تل ابیب (ایجنسی): اسرائیلی فوج نے جمعرات کو اعلان کیا ہے کہ اس نے لبنان کے اندر بعلبک کے علاقے میں حزب اللہ کی "رضوان فورس" یونٹ سے وابستہ آٹھ کیمپوں پر بمباری کی ہے۔ اسرائیلی فوج کی ترجمان ایلا واویہ نے کہا کہ نشانہ بنائے گئے کیمپوں کو جنگی سازوسامان، اسلحہ اور میزائل ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ وہاں یونٹ کے ارکان کی تربیت بھی کی جاتی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ "رضوان فورس" کے ارکان نے ان کیمپوں میں نشانہ بازی اور مختلف اقسام کے جنگی ہتھیاروں کے استعمال کی تربیت حاصل کی تھی۔ یہ فورس ہنگامی حالات کی تیاری اور اسرائیلی فوج اور شہریوں کے خلاف آپریشنز کی منصوبہ بندی اور نفاذ کے لیے بنائی گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان مقامات پر حزب اللہ کے ارکان کی سرگرمیاں اور دوبارہ مسلح ہونے کی کوششیں اسرائیل اور لبنان کے درمیان مفاہمت کی خلاف ورزی اور اسرائیل کی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں۔ اسرائیلی فوج کی ترجمان ایلا واویہ نے زور دیا کہ اسرائیلی فوج حزب اللہ کو طاقت بڑھانے یا دوبارہ مسلح ہونے کی اجازت نہیں دے گی اور کسی بھی خطرے کو ختم کرنے کے لیے کارروائیاں جاری رکھے گی۔ واضح رہے کہ اسرائیل نومبر 2024 میں ہونے والی جنگ بندی کے باوجود لبنان پر فضائی حملے جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہ جنگ بندی حزب اللہ کے ساتھ ایک سال سے زائد جاری رہنے والی جنگ کے بعد طے پائی تھی۔ اسرائیل نے جنوبی لبنان کی پانچ سٹریٹجک پہاڑیوں پر اپنی فوجیں برقرار رکھی ہوئی ہیں۔ معاہدے میں اسرائیل کے لبنان سے مکمل انخلاء کی شرط موجود تھی۔ یاد رہے لبنانی فوج نے جنوری میں اعلان کیا تھا کہ اس نے حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کے اپنے منصوبے کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا ہے جس میں دریائے لیطانی کے جنوب کا علاقہ شامل ہے۔ یہ دریا اسرائیلی سرحد سے تقریباً 30 کلومیٹر دور ہے۔

اتر ریلوے

الیکٹرانک ٹنڈرای سسٹم کے تحت آئٹموں کی سپلائی کیلئے ٹنڈر طلبی

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے چیف سامان منیجر، اتر ریلوے، چارباغ لکھنو۔ 226005 کے ذریعہ خواہشمند فرموں سے مندرجہ ذیل آئٹموں کیلئے ای ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں:۔

نمبر	ٹنڈر نمبر	مختصر تفصیل	مقدار	بند ہونے کی تاریخ
01	56265146	Traction Motor type IM 3302AZ complete with pinion as per BHEL Drg No 04450009051. Make: BHEL or equivalent	04 Nos	26.03.2026

ٹنڈر شرائط:1۔ تفصیلی جانکاری IREPS ویب سائٹ یعنی www.ireps.gov.in پر دیکھی جاسکتی ہے۔ 2۔ مینول ٹنڈر منظور نہیں کئے جائیں گے۔

ٹنڈر نوٹس نمبر: ای پی ایس ر 56/2026 672/2026

صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔

قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کر سکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ **لوہیا نامہ**، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا۔ **ایڈیٹر: جاوید احمد**

PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,

Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

پی ایم کے ذریعہ اسرائیل میں فلسطینیوں کی نسل کشی کا ذکر نہ کرنا افسوس ناک: مولانا کلب جواد

لکھنؤ (پریس ریلیز): مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد نقوی نے وزیراعظم نریندر مودی کے دورۂ اسرائیل کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہر ملک کی سیاست کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور ہماری خارجہ سیاست کی بنیاد فلسطین کی حمایت تھی مگر افسوس آزاد ہندوستان کی تاریخ میں نریندر مودی پہلے ایسے وزیراعظم ہیں جو اسرائیل کے دورے پر گئے۔مولانا نے بابائے قوم مہاتما گاندھی اور سابق وزیراعظم اٹل بہاری کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ فلسطین عربوں کا ہے اسرائیل کا نہیں۔انہوں نے کہا کہ گاندھی جی نے کہا تھا کہ جس طرح فرانس فرانسیسیوں کا، انگلینڈ انگلینڈ والوں کا اور ہندوستان ہندوستانیوں کا ہے اسی طرح فلسطین عربوں کا ہے۔سابق وزیراعظم اٹل بہاری نے بھی کہا تھا کہ اسرائیل نے فلسطین کی زمین پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔لہٰذا وزیراعظم عربوں کی زمین پر گئے تھے اسرائیل کی سرزمین پر نہیں۔اس تناظر میں وزیراعظم کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ اسرائیل کو فلسطینیوں کی سرزمین کو چھوڑ دینا چاہیے جو وہ نہیں کہہ سکے۔انہوں نے وزیراعظم مودی کو اسرائیل کی طرف سے دیئے گئے اعلیٰ اعزاز پر کہا کہ افسوس یہ اعزاز ایک ظالم اور قاتل کی طرف سے دیا گیا۔

مولانا نے وزیراعظم کی اسرائیلی پارلیمنٹ میں کی گئی تقریر پر بات کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم نے اسرائیل میں تقریر کرتے ہوئے ایک بہت اچھا جملہ کہا کہ 'بے گناہ شہریوں کا قتل کسی بھی بہانے سے جائز نہیں ہے'۔مگر افسوس انہوں نے حماس کی مثال دی اور غزہ میں جاری اسرائیلی مظالم کو نظرانداز کردیا۔مولانا نے کہا کہ وزیراعظم مودی کو مثال کے طور پر غزہ میں اسرائیلی بربریت کا ذکر کرنا چاہیے تھا۔انہوں نے کہا کہ یہ بات کسی پر چھپی نہیں ہے کہ اسرائیل نے غزہ میں بچوں، عورتوں اور جوانوں کا قتل عام کیا ہے۔چھوٹے چھوٹے بچوں کے سینوں اور سروں میں گولیاں ماری گئی ہیں، اس کے شواہد دنیا کے سامنے موجود ہیں۔انہوں نے کہا کہ اسرائیل آج تک حماس کے ظلم کے ثبوت دنیا کے سامنے پیش نہیں کرسکا، صرف دعوے کئے ہیں لیکن اسرائیل کے ظلم کے ثبوت تو دنیا کے سامنے موجود ہیں۔وزیراعظم نے جس طرح حماس کے ظلم کی مذمت کی اسی طرح اسرائیلی ظلم کی بھی مذمت کرنی چاہیے تھی، جو انہوں نے نہیں کی۔مولانا نے کہا کہ چونکہ یہ ہمارے ملک کے وقار کا معاملہ ہے لہٰذا ہمیں وزیراعظم اور اپنی حکومت سے شکایت کا حق حاصل ہے، اس لئے میں کہنا چاہتا ہوں کہ وزیراعظم مودی کو غزہ میں صہیونی حکومت کے ذریعہ کی جارہی نسل کشی کی مذمت بھی کرنی چاہیے تھی مگر انہوں نے اسرائیل میں فلسطینیوں پر ہورہے ظلم پر کوئی بات نہیں کی۔

مولانا نے کہا کہ امریکہ نے ایران سے تیل کی خرید پر پابندیاں لگائی ہیں مگر اقوام متحدہ کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے لہٰذا ہندوستان کو امریکی پابندیوں کو تسلیم نہیں کرنا چاہیے۔مولانا نے کہا کہ ہندوستان نے ایران کے جن تیل ٹینکروں پر قبضہ کیا ہے وہ امریکی خوشنودی کے لئے تھا۔مولانا نے کہا کہ جب امریکی سپریم کورٹ نے ٹرمپ کے اضافی ٹیرف کے فیصلے کو رد کردیا تو ہمارے ملک کو بھی اس کو قبول نہیں کرنا چاہیے۔مولانا نے کہا کہ ہر زمانے میں ایک موسیٰ رہتا ہے جو وقت کے فرعون کو شکست دیتا ہے۔ہمیں یقین ہے امریکہ کو شکست ہوکر رہے گی۔

الزام اتنا سنگین نہیں ہوسکتا کہ حقیقت کو دھندلا دیا جائے

دہلی کے سابق وزیراعلیٰ اروند کیجریوال کے عدالت سے بری ہونے پر اکھلیش یادو کا اظہار خیال

لکھنؤ (پریس ریلیز): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیراعلیٰ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ سچائی اور انصاف دونوں دہلی کے مقبول سابق وزیراعلیٰ اروند کیجریوال کے ساتھ کھڑے ہیں۔الزام اتنا سنگین نہیں ہوسکتا کہ حقیقت کو دھندلا دیا جائے۔آج ہر ایماندار شخص امید کی سانس لے گا، جب کہ بی جے پی کے حامی شرم سے بھر جائیں گے۔بی جے پی نے دہلی کے باشندوں کو دھوکہ دیا ہے۔

جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ وہ منافق جو سناتنی شنکراچاریہ جی، سادھوؤں، سنتوں اور یہاں تک کہ سنیاسیوں پر جھوٹے الزامات لگانے کا سنگین گناہ کرتے ہیں، کوئی مہذب انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ کسی حکومت، پارٹی یا کسی بھی شخص کو بدنام کرنے کے لیے کس حد تک جا سکتے ہیں۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ آزادی سے پہلے، موجودہ حکومت کے "کامریڈ" ملک کے دشمنوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کررہے تھے، جنہوں نے آزادی پسندوں کو پھانسی کے پھندے تک پہنچانے کے لیے ان کے خلاف مخبر کے طور پر کام کیا، اور جنہوں نے اپنا زیر زمین کام جاری رکھا، سامراجیوں کی معافیوں اور الاؤنسز پر بھروسہ کرتے ہوئے، جنہوں نے بی جے پی کے ممبران کو ملک کو مزید غلام بنانے کے قابل نہیں رکھا۔کوئی بھی یہ خبر بی جے پی کے لیے ''اخلاقی موت کی سزا'' سے کم نہیں ہے۔مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ تازہ ترین معاملے میں بی جے پی کے ان بدعنوان ارکان نے این سی ای آر ٹی کی ایک نصابی کتاب میں بھی معزز عدلیہ پر بدعنوانی کا الزام لگایا اور جب معزز سپریم کورٹ نے سخت اعتراض کیا تو انہوں نے بے قصور ہونے کا بہانہ کیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ کس نے کیا ہے۔عوام پوچھ رہے ہیں کہ کیا بی جے پی حکومت چلارہی ہے یا من مانی کا سرکس؟

سماج کی تعمیر وترقی میں این ایس ایس کے رضاکاروں کا کردار اہم: ڈاکٹر نلنی مشرا

لینگوئج یونیورسٹی کے زیر اہتمام ڈگریا میں این این ایس کا سات روزہ خصوصی کیمپ کا اختتام

لکھنؤ (پریس ریلیز): خواجہ معین الدین چشتی لینگوئج یونیورسٹی کی جانب سے گود لیے گئے گاؤں ڈگریا میں قومی خدمت اسکیم (این ایس ایس) کے تحت منعقدہ سات روزہ خصوصی کیمپ آج کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یہ کیمپ وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی اور این ایس ایس پروگرام کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا کی رہنمائی میں منعقد کیا گیا۔ان سات دنوں پر مشتمل اس کیمپ کے دوران رضاکاروں نے گاؤں کے باشندوں کو مختلف سماجی مسائل کے تئیں بیدار کرنے کے لیے بھرپور کوششیں کیں۔کیمپ کے تحت شرح خواندگی میں اضافے، صحت سے متعلق آگاہی، منشیات سے پاک معاشرہ، صفائی مہم، ماحولیاتی تحفظ و شجرکاری، آبی تحفظ، سڑک تحفظ وٹریفک بیداری، بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اور خواتین کی بااختیاری جیسے موضوعات پر خصوصی سرگرمیاں انجام دی گئیں۔عوامی بیداری کے لیے مشاعرے، تقاریر، پوسٹر مقابلے، نعرہ نویسی اور مکالماتی پروگراموں کا بھی انعقاد کیا گیا، جن میں گاؤں کے نوجوانوں اور خواتین نے پرجوش شرکت کی۔رضاکاروں نے گھر گھر جاکر صفائی، صحت اور تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کیا اور سماجی برائیوں کے خلاف بیداری کا پیغام عام کیا۔

اس خصوصی کیمپ کی اختتامی تقریب میں این ایس ایس رضاکاروں سے خطاب کرتے ہوئے پروگرام کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا نے کہا کہ سماج کی تعمیر وترقی میں قومی خدمت اسکیم (این ایس ایس) کے رضاکاروں کا کردار نہایت اہم اور فیصلہ کن ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ این ایس ایس محض ایک تعلیمی سرگرمی نہیں بلکہ یہ ایک ہمہ جہت تحریک ہے، جو نوجوانوں میں خدمتِ خلق، ایثار، قربانی، نظم و ضبط اور سماجی ذمہ داری کا شعور پیدا کرتی ہے۔انھوں نے مزید کہا کہ این ایس ایس نوجوانوں کو عملی زندگی کے لیے تیار کرتا ہے اور انہیں قائدانہ صلاحیتوں سے آراستہ کرتا ہے۔رضاکار اجتماعی کام کے ذریعے نظم ونسق، ٹیم ورک، وقت کی پابندی اور مسئلہ حل کرنے جیسی صلاحیتیں سیکھتے ہیں، جو مستقبل میں انہیں ایک ذمہ دار شہری بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ملک کی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب نوجوان طبقہ سماجی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد بنائے اور محروم طبقات کی مدد کے لیے آگے بڑھے۔اس موقع پر تینوں پروگرام آفیسروں ڈاکٹر صائمہ علیم، ڈاکٹر رام داس اور ڈاکٹر محمد عرفان نے رضاکاروں کی سات روزہ خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ سب نے جس جذبے، لگن اور اخلاص کے ساتھ اس کیمپ میں حصہ لیا، وہ قابلِ ستائش ہے۔آپ کی یہ خدمات گاؤں کے لوگوں کے لیے نہ صرف فائدہ مند ثابت ہوئیں بلکہ ایک مثبت مثال بھی قائم کی۔

انہوں نے امید ظاہر کی کہ رضاکار آئندہ بھی اسی جوش و خروش کے ساتھ سماجی خدمت کے میدان میں سرگرم رہیں گے اور این ایس ایس کے نصب العین" نہ خود کے لیے بلکہ سماج کے لئے عملی جامہ پہناتے رہیں گے۔اختتام پر انہوں نے تمام رضاکاروں کو نیک خواہشات پیش کیں اور کہا کہ یہی نوجوان ملک کا روشن مستقبل ہیں، جو اپنی محنت اور خدمات سے ایک بہتر اور ترقی یافتہ معاشرے کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کریں گے۔

ماہِ صیام امت مسلمہ کی روحانی وجسمانی تربیت کا مہینہ ہے: مولانا خالد رشید

رمضان المبارک کے دوسرے جمعہ میں امام عیدگاہ لکھنؤ کا خطاب

لکھنؤ (پریس ریلیز): رمضان المبارک کا مہینہ درحقیقت پروردگار کے سامنے بندگی کے اظہار کا ایک خاص تسلسل ہے، اس میں رکھنے جانے والے روزوں میں ایک مسلمان اپنے مالک کی مرضی کے حصول کے لیے اپنی زندگی کو تعمیل حکم میں ڈھالتا ہے۔اس کی اہمیت وعظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مالک حقیقی نے اس عمل کی جزا خصوصی طور پر اپنی طرف سے دینا رکھی ہے۔اس ماہِ مبارک کو روزوں کے علاوہ کئی اہم اسلامی خصوصیات کے ساتھ وابستہ بھی کیا گیا ہے اس ماہ میں قران کریم نازل ہوا جو آخری اور جامع ترین کلام الٰہی ہے۔

ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کیا۔ وہ رمضان المبارک کے دوسرے جمعہ کے خطبے میں جامع مسجد عیدگاہ لکھنؤ میں نمازیوں کے بڑے مجمع کو خطاب کررہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد اسلام کے دو مستقبل باب ہیں۔ جو انسان دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے اس پر لازم ہوجاتا ہے کہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ ان حقوق کی ادائی کو بھی لازم بنائے جو بندوں سے وابسطہ ہیں۔ ان میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ اتنے اہم فرائض کی ادائی بغیر تربیت اور مجاہدہ کے ہرگز ممکن نہیں۔چناں چہ رمضان المبارک امت مسلمہ کی روحانی اور جسمانی تربیت کا مہینہ قرار دیا گیا۔

رمضان اہل ایمان کی تربیت کا مہینہ ہے۔ زندگی کو کامیاب بنانے میں تربیت کا خاصہ دخل ہے۔آج کے تعلیم وترقی یافتہ دور میں زندگی کے ہر شعبے میں تربیتی مراحل سے گزرنا ضروری ہوگیا ہے۔تربیت کے ذریعہ انسان نہ صرف بامقصد زندگی گزارتا ہے بلکہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقام کو بھی حاصل کرلیتا ہے۔

مولانا نے کہا کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا کام یہ ہونا چاہیے کہ اپنے گناہوں پر زیادہ سے زیادہ توبہ کریں اور رب کریم سے معافی طلب کریں۔فرض عبادتوں کے ساتھ ساتھ نفلی عبادتوں کا خوب اہتمام کریں۔ غریبوں، محتاجوں، ضرورت مندوں، یتیموں، بیواؤں اور مصیبت زدگان کی دل کھول کر مدد کریں، خوب صدقہ وخیرات کریں۔

انہوں نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا آنا مسلمانوں کے لیے ایک عظیم ترین موقع ہے جس میں وہ اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کو دھوکر اپنے کو روحانی طور پر پاک وصاف کرسکتے ہیں اور رحمتوں اور برکتوں کے ذخیرے جمع کرسکتے ہیں۔رمضان کا مہینہ ایک عجیب نعمت کا مہینہ ہے۔زمینی مخلوق کو کچھ وقت کے لیے آسمانی مخلوق بنادینے والا مہینہ ہے۔ایسی غیر معمولی اور نادر نعمت ملنے پر اس کی قدر نہ ہو تو بڑی محرومی کی بات ہے۔

انہوں نے کہا کہ دارالافتاء فرنگی محل نے اس سال ۷۰/روپئے فی کس صدقہ فطر ادا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس لیے صدقہ فطر ضرور ادا کریں تاکہ عید کی خوشی غریب مسکین بھی شامل ہوسکیں۔

لکھنؤ کورٹ کے قریب سے پستول اور گولہ بارود کے ساتھ 2 گرفتار

وزیر گنج پولیس نے دھمکی آمیز ای میل کے بعد کی کارروائی

لکھنؤ (ایجنسی): لکھنؤ کے وزیر گنج تھانہ علاقے کے پرانے ہائی کورٹ کمپلیکس میں پولیس نے چیک اپ کے دوران دو مشتبہ افراد کو گرفتار کیا۔ان کے قبضے سے ایک پستول اور زندہ کارتوس برآمد ہوئے۔ یہ گرفتاریاں ایک ایسے وقت میں ہوئی ہیں جب عدالتی احاطے کو خطرے کے پیش نظر پولیس ہائی الرٹ پر تھی۔حال ہی میں کورٹ کمپلیکس کو دھمکی آمیز ای میل موصول ہوئی۔جس کے بعد ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ویسٹ) کی ہدایات پر سکیورٹی سخت کردی گئی۔ جمعرات کی شام وزیر گنج پولیس نے بی ڈی ایس ٹیم اور ڈاگ اسکواڈ کے ساتھ مل کر گیٹ نمبر 8 اے پر مکمل تلاشی مہم چلائی۔

تقریباً 4:45 بجے، پولیس کی ایک ٹیم نے دو افراد کو روکا جو مشکوک دکھائی دے رہے تھے۔ان کی تلاشی لینے پر پولیس ہکا بکا رہ گئی۔ پہلے شخص سے ایک 32 بور کا پستول اور میگزین میں موجود دو زندہ کارتوس برآمد ہوئے۔ دوسرے کی جیب سے دو زندہ کارتوس بھی ملے۔ جب پولیس نے ان ہتھیاروں کے لائسنس یا دستاویزات مانگے تو دونوں ملزمان نے سراغ لگانے سے بچنے کی کوشش کی۔ درست دستاویزات کی عدم موجودگی پر پولیس نے دونوں کو فوری طور پر حراست میں لے لیا۔گرفتار ملزمان کی شناخت لکھنؤ کے مقامی باشندوں کے طور پر کی گئی ہے۔

لال چند کجانی (50 سال): امن وہار، ٹھاکر گنج کا رہنے والا، بھانو پرتاپ یادو (40 سال): راجاجی پورم، تالکوٹرہ کا رہائشی، انسپکٹر انچارج راجیش کمار ترپاٹھی کی قیادت میں پوری ٹیم، بشمول سب انسپکٹر ونود کمار سنگھ، راکیش سنگھ، اور ادے ویر سنگھ، نے یہ آپریشن کیا۔ وزیر گنج پولیس نے دونوں کے خلاف آرمس ایکٹ کی دفعہ 3 / 25 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے اور اب ان سے عدالت کے احاطے میں ہتھیار لانے کے ارادوں کے بارے میں پوچھ گچھ کررہی ہے۔

شائن سٹی کا مفرور راشد نسیم دبئی میں گرفتار، بھارت لانے کی تیاری

لکھنؤ (ایجنسی): اترپردیش پولیس اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کو ایک بڑی کامیابی ملی ہے۔سرمایہ کاری کے نام پر متوسط طبقے کے ہزاروں خاندانوں کو دھوکہ دینے والے شائن سٹی گروپ کے پروموٹر راشد نسیم کو متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔ یہ کارروائی بھارتی تحقیقاتی ایجنسیوں کی طرف سے بھیجے گئے ایک ڈوزیئر اور شدید بین الاقوامی دباؤ کے بعد کی گئی ہے۔پریاگ راج کے کریلی کے رہنے والے راشد نسیم نے 2013 میں لکھنؤ آکر شائن سٹی انفرا پروجیکٹ شروع کیا۔اس نے گومتی نگر میں ایک پرتعیش دفتر کھولا اور لوگوں کو سستے پلاٹ اور فلیٹ اور سرمایہ کاری پر زیادہ منافع کے وعدے کے ساتھ لالچ دیا۔جعلی سائٹس: یہ الزام ہے کہ راشد کے پاس کوئی زمین نہیں تھی۔وہ کسانوں کے کھیتوں میں ہورڈنگز کھڑا کرتا، اور دعویٰ کرتا کہ وہ اس کے پروجیکٹ سائٹس ہیں۔

ایک بہت بڑا گھوٹالہ: بکنگ اور قسطوں کے نام پر تقریباً 10 لاکھ سرمایہ کاروں سے تخمینہ 800-1000 کروڑ (تقریباً 2.1 بلین ڈالر) اکٹھا کیا گیا۔ جب لکھنؤ اور وارانسی میں دھوکہ دہی کا پردہ فاش ہونے لگا اور مقدمات کا ایک سیلاب آنے لگا تو راشد نسیم نیپال کے راستے بھارت سے دبئی بھاگ گیا۔اترپردیش پولیس نے دہلی، بہار، مغربی بنگال اور مہاراشٹر میں اس کے خلاف تقریباً 3000 مقدمات درج کیے ہیں۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے یوپی پولیس کی فائلوں کی بنیاد پر تحقیقات کا آغاز کیا۔راشد کو طلب کیا گیا لیکن وہ کبھی پیش نہیں ہوئے۔

رمضان ہیلپ لائن

اسلامک سنٹر آف انڈیا، لکھنؤ

رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہ نمائی کے لیے ۲۰۰۱ء میں قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔جس کی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہورہا ہے۔اس ہیلپ لائن سے لوگ فون اور ای میل کے ذریعہ روزہ، نماز، زکوٰۃ، اعتکاف اور دیگر مسائل سے متعلق سوالات ملک اور بیرون ملک سے بھی کرتے ہیں۔جن کے جوابات مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی سربراہی میں علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔لوگ اپنے سوالات ان نمبروں 9415023970, 9335929670, 9415102947, 7007705774, 9140427677 اور ای میل: ramzanhelpline2005@gmail.com نیز ویب سائٹ: www.farangimahal.in پر پوچھ سکتے ہیں۔

سوال: وتر کی نماز کیا ہے؟ اور اس کا کیا مرتبہ ہے؟
جواب: وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض کے ہے اس کو چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔
سوال: ایک شخص پر سجدہ سہو واجب ہوا، پھر کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے تو وہ شخص کتنے سجدے سہو کرے گا؟
جواب: صرف ایک سجدہ سہو کافی ہے۔
سوال: کیا سرمہ لگانے، تیل لگانے، اور خوشبو سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب: نہیں ٹوٹتا ہے۔
سوال: رات میں پان کھاکر خوب کلی غرغرہ کرکے منہ صاف کیا لیکن صبح کو دیکھا کہ تھوک کی سرخی نہیں گئی ہے تو کیا روزے پر کوئی اثر ہوگا؟
جواب: اس سے روزے پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
سوال: کیا کوئلہ چبا کر دانت مانجھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب: نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔البتہ کچھ حلق میں اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسائل شرعیہ اکیڈمی، کانپور

زیر سرپرستی:

قاضی شہر کانپور حضرت الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی صاحب
کارگزار جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء اترپردیش، صدر جمعیۃ علماء کانپور
مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور

سوال: کیا مستحق زکوٰۃ آدمی کو انعام کی شکل میں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟ اگر دی جاسکتی ہے تو اس کا طریقہ کیا ہوگا؟
جواب: مستحق زکوٰۃ آدمی کو 'انعام' کے نام سے زکوٰۃ کی رقم 'سامان' کتاب یا کپڑا وغیرہ دینا جائز ہے البتہ 'انعام' کے نام سے دیتے وقت دل میں زکوٰۃ کی نیت کرلے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔
سوال: کسی کی امانت کی رقم آپ کے پاس ہے تو اس کی زکوٰۃ نکالنا کس کے ذمہ ہے؟
جواب: اگر کسی کی امانت کی رقم آپ کے پاس ہے تو اس کی زکوٰۃ نکالنا آپ کے ذمہ نہیں ہے بلکہ اس کی زکوٰۃ امانت رکھوانے والے کے ذمہ لازم ہے، اگر اس نے آپ کو زکوٰۃ ادا کرنے کا اختیار دیا ہے تو آپ بھی اس رقم سے زکوٰۃ ادا کرسکتے ہیں۔
سوال: کیا اشیاء کی شکل میں زکوٰۃ دینا جائز ہے؟
جواب: اشیاء کی شکل میں زکوٰۃ دینا جائز ہے مثلاً کپڑا، چاول، آٹا، دال، چینی، تیل اور دواء وغیرہ کی شکل میں زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

15 مارچ کو دیوریا میں آر ایل ڈی کی ریلی، تنظیم کو بوتھ لیول تک مضبوط کرنے کا منصوبہ

لکھنؤ (ایجنسی): راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) اب اترپردیش کے پوروانچل علاقے میں اپنی طاقت بنانے کے لیے تیار ہے۔ پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں جمعہ کو منعقدہ پریس کانفرنس میں ریاستی صدر ڈاکٹر رامشیش رائے نے اعلان کیا کہ 15 مارچ کو دیوریا ضلع کے شوگر مل گراؤنڈ میں ایک زبردست جلسہ عام کا انعقاد کیا جائے گا۔

دیوریا میں ہونے والی اس ریلی کو تاریخی بنانے کے لیے پارٹی کارکنان دن رات کام کر رہے ہیں۔اس ریلی میں قومی صدر اور مرکزی وزیر چودھری جینت سنگھ مہمان خصوصی ہوں گے۔قومی جنرل سکریٹری ترلوک تیاگی، یوپی حکومت کے وزیر انیل کمار، اور پارٹی کے سبھی سرکردہ ایم ایل ایز بھی موجود رہیں گے۔

ڈاکٹر رامشیش رائے نے کہا کہ پوروانچل میں آر ایل ڈی کی موجودگی بڑھ رہی ہے۔دیوریا کے بعد اعظم گڑھ، غازی پور اور مؤ میں بڑی ریلیاں نکالی جائیں گی۔ پارٹی کے ایجنڈے کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

تنظیم کو مضبوط کرنا: 31 جولائی تک تنظیم کو بوتھ سطح پر مضبوط کیا جائے گا۔اگست اور ستمبر میں ہر ضلع میں کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔گنے کے کسانوں کے لیے راحت: جینت چودھری کی کوششوں کی وجہ سے، یوپی حکومت نے گنے کی قیمت میں 30 کا اضافہ کیا ہے، جس سے کسانوں کو براہ راست فائدہ پہنچا ہے۔

نوجوانوں کے لیے روزگار: ہنر کی ترقی کی مرکزی وزارت کے ذریعے جینت چودھری نوجوانوں کو روزگار اور خودروزگار کے نئے مواقع فراہم کررہے ہیں۔آر ایل ڈی اب مغربی یوپی تک محدود پارٹی نہیں رہنا چاہتی ہے۔ ڈاکٹر رائے نے واضح کیا کہ ان ریلیوں اور تنظیمی میٹنگوں کا سیدھا ہدف آئندہ پنچایتی انتخابات اور 2027 کے اسمبلی انتخابات ہیں۔پارٹی این ڈی اے حکومت کی کامیابیوں کو عوام تک پہنچائے گی اور نوجوانوں کو خودانحصار بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کرے گی۔

تاجر سے رقم وصولنے کے الزام میں سرویلانس سیل انچارج سمیت 5 معطل

لکھنؤ (ایجنسی): اترپردیش میں پولیس افسران کی طرف سے تاجروں کے خلاف پولیس کو ڈرانے دھمکانے اور جبری وصولی کے واقعات کا سلسلہ جاری ہے۔ میرٹھ 'برائے تاوان کیس' کی سیاہی بمشکل خشک ہوئی ہے جب مرادآباد پولیس کے سیاہ کرتوت اب سامنے آئے ہیں۔ یہاں کچھ پولیس والوں نے ڈرگ ڈیپارٹمنٹ کا اہلکار ظاہر کرکے میڈیکل سٹور کے مالک کو اغوا کرکے پیسے بٹورے۔معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ایس ایس پی ستپال انٹل نے بڑی کارروائی کی ہے۔

یہ واقعہ 8 جنوری کی رات کو پیش آیا۔ کچھ لوگ کوتوالی تھانہ علاقے کے فیل خانہ ریتی اسٹریٹ پر عبید قریشی کے میڈیکل اسٹور پر پہنچے۔ انہوں نے اپنی شناخت ڈرگ ڈیپارٹمنٹ کے فلائنگ اسکواڈ کے طور پر کی۔ دکان میں داخل ہونے کے بعد، انہوں نے سب سے پہلے اپنی شناخت چھپانے کے لیے سی سی ٹی وی کیمروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد وہ زبردستی عبید کو اپنی نجی گاڑی میں لے گئے اور اس کی رہائی کے لیے بڑی رقم کا مطالبہ کیا۔خوفزدہ خاندان نے بالآخر 40,000 روپے ادا کیے اور تب ہی عبید کو رہا کردیا گیا۔

جب ایڈوکیٹ محمد جمشید قریشی نے ایس ایس پی سے شکایت کی تو سی او کٹگھر کو خفیہ تفتیش سونپی گئی۔تفتیش میں سی سی ٹی وی فوٹیج کا انکشاف ہوا جس نے پولیس افسران کے تمام دعووں کو خاک میں ملا دیا۔فوٹیج میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ سرویلانس سیل ٹیم میڈیکل اسٹور آپریٹر کو لے جاتی ہے۔تحقیقات میں سب سے حیران کن بات یہ تھی کہ اس چھاپے کی نہ تو کسی اعلیٰ افسر کو اطلاع ملی اور نہ ہی ڈرگ ڈیپارٹمنٹ کو۔ان پولیس والوں نے یہ پرائیویٹ چھاپہ بغیر کسی وارنٹ یا اجازت کے صرف پیسہ کمانے کے لیے کیا۔تحقیقاتی رپورٹ ملنے پر ایس ایس پی ستپال انتل نے پانچ پولیس اہلکاروں کو بدعنوانی کے الزام میں فوری طور پر معطل کردیا۔ معطل ہونے والوں میں ایس آئی ویر بوس (سرویلانس سیل انچارج)، چیف کانسٹیبل منوج یادو، کانسٹیبل شیوم چکارا، کانسٹیبل وپن شرما، اور کانسٹیبل لیش دہیا شامل ہیں۔ ایس ایس پی ستپال انتل نے واضح طور پر کہا ہے کہ عوام کو پریشان کرنے والے کسی بھی وردی والے اہلکار کو بخشا نہیں جائے گا۔ ان تمام کے خلاف محکمانہ انکوائری بھی شروع کردی گئی ہے۔